بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

کوئم باتو گرآئی چادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸	دوا بینی ـ شفا بینی غرض دار الامان بینی	پیشگی
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا	

جلد ۸ — نمبر ۳۴

مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمت ۱۹۶۶

دُعا مدد مخدومی حکیم فضل دین صاحب بہت دنوں سے سخت بیمار ہیں ـ صاحب دل لوگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس پیارے اور مفید وجود کیواسطے درد دل سے دعا کریں ـ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء دیوے و ہو الشافی ـ برادر علیم الدین صاحب وکیل عثمان آبادی کی زوجہ محترمہ بھی علیل ہیں وہ بھی درخواست دُعا کرتے ہیں ـ

قاضی اکمل صاحب رخصت سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں مگر یہاں آکر پھر بیمار ہو گئے ہیں اگرچہ شل بیمار تو وہ اکثر رہتے ہی ہیں ـ لیکن اس دفعہ معمول سے زیادہ تکلیف انہیں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے ـ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے ـ کاتب بدر بھی اب تک بیمار چلا آتا ہے ـ دُعا کا خواہشمند ہے ـ

کاغذ کیوقت پر نہ پہونچ سکنے کے سبب اخبار تھوڑے دنوں پر شائع ہو سکا وہ بھی بمشکل ـ

غلام احمد صاحب پالم پور وغیرہ میں وعظ کرکے دہرم سالہ تشریف لے گئے ہیں ہر جگہ لوگ امن رغبت کے ساتھ ان کے وعظوں سے مستفید ہو رہے ہیں ـ

میان رحمت اللہ ساکن بگہ کلان مخالفین کے شر سے تنگ ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

نجی نام میاں عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے مولود مسعود کیواسطے کوئی صاحب تاریخی نام تجویز فرماویں ـ

جلسہ کا ٹھگڑہ متعلق سید محمد علی شاہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا چونکہ بدر میں اطلاع دیگئی تھی کہ ان ایام میں جلسہ نہ ہو اس واسطے باہر سے بہت لوگ نہ آئے قادیان سے حافظ غلام رسول صاحب واعظ روانہ کئے گئے تھے جن کا بڑا اثر ہوا ایک سو چندہ فراہم کرکے قادیان بھیجا گیا چودہری امیر محمد و منشی غلام نبی نے تقریریں کیں سکرٹری نے رپورٹ جلسہ سنائی جلسہ کا تمام خرچ چودہری محمد حسین خان صاحب نے برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ـ

اخبار قادیان

اہل بیت حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح سب بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں ـ عاجز کے لڑکے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے **عبد المؤمن** رکھا ہے

جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہوتا ہے شیخ یعقوب علی صاحب کسی لمبے سفر پر تشریف لے گئے ہیں ـ جن کے مقاصد کو اونہوں نے سر دست ظاہر نہیں فرمایا ـ مگر اُمید ہے کہ کوئی قومی خدمت اون کو مد نظر ہوگی ـ ان کے پیچھے جناب اکبر شاہ خان صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام اخبار کو اڈیٹ کرتے ہیں ـ جن کے نام نامی سے ناظرین بدر بخوبی واقف ہیں ـ کیونکہ اون کے مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں بارہا [illegible] ہو چکی ہیں اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] انتظام کرتے ہیں ـ

احباب منصوری نے ماہ جون کے اخیر میں یا جولائی کے ابتدا میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کی عرض پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اور عاجز کو وہاں جانے کے واسطے اجازت فرمائی ہے ـ

مدرسہ میں غالباً نصف جولائی کے قریب موسمی تعطیلات ہونگی ـ

ناصر وارڈ ـ وغیرہ کیواسطے جو چندہ حضرت میر صاحب فراہم کر رہے ہیں اس کے لئے ایک ہزار سے زائد رقم نقد جمع ہو چکی ہے ـ اللّٰھم زد فزد ـ

درخواست جنازہ محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ـ خاکسار کی زوجہ ۱۴ یوم بیمار رہ کر ۱۶ جون ۱۹۰۹ء کی رات کو ۱۲ بجے کے قریب بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ـ التماس ہے کہ آپ اپنے اخبار میں اعلان کر دیویں کہ مرحومہ کا جنازہ غائبانہ تمام احباب احمدی پڑھ کر دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت اور قرب میں جگہ دے ـ مرحومہ جیسی صالحہ اور نیک سیرت تھی ویسی ہی دل کی حلیم اور طبع کی شریف تھی اعلیٰ نسب اعلیٰ حسب اعلیٰ خاندان میں سے تھا

(بدر پریس) میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا) (رکن جریر تعالیٰ)

کلام امیر المومنین رض

۱ - سوال - حدیث میں کل مسکر حرام و کل مسکر خمر وما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وارد ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے - یکرہ اکل خبز عجن عجینتہ بالخمر لصار اجزاء الخمر فیہ - اور اس کے شارح نے کہا کہ فھذا الخبز نجس کالو عجن بالبول - پس نان پاؤ (ڈبل روٹی) جس کو ہمارے اس ملک میں سینڈھی اور تاڑی سے تیار کرتے ہیں اور شراب کی ہیسان دونوں میں سکر بھی ہے - الخمر ما یخمر العقل ان دونوں پر صادق آتا ہے - پس بلحاظ اقوال صدر اس کا کھانا ناجائز معلوم ہوتا ہے اس باب میں حکم عدل کے خلیفہ برحق کا کیا قول فیصل ہے - مدلل ارشاد ہو -

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ نے اہل حدیث کے مذہب اور مذہب حنفی کو ملایا ہے - دونوں مذہب خمر کے معنے میں متخالف ہیں اور سخت مخالف ہیں حنفیہ خمر کے معنے میں فرماتے ہیں کہ کھجور یا انگور کا رس جو خود بخود بلا کسی شے کے شراب مسکر بنے اس کا نام خمر ہے اور بس - باقی عرق یا رس سکر کی حد پر جا کر حرام ہوتے ہیں - علے العموم نہیں - بس تاڑ بھی بحد سکر حنفیہ کے نزدیک حرام ہے - بیچے نہیں - اور نان پاؤ اس کا استعمال بہت نیچے ہے اس پر آپ غور کریں اور اہل حدیث کے نزدیک استحالہ مزیل احکام ہے اور نان پاؤ میں تاڑی کی اجزا میں تو سخت استحالہ ہو جاتا ہے - کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ سرکہ شراب کا اسلام کے کسی فرقہ کے نزدیک ممنوع نہیں بلکہ وہ نعم الادام ہے - گو اہل حدیث اس کا بنانا جائز نہیں - مگر نبی کو نعم الادام میں ضرور داخل فرماتے ہیں - یہ ہے میری فہم .... وہ نان پاؤ حرام نہیں - نور الدین - ۵ - جون ۱۹۰۹ء

۲ - منبع علوم وفنون حکیم الحکما رجناب مولانا صاحب دام الطافہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بندہ مدت سے تشویش اور تردد میں ہے اپنی عقدہ کشائی کیواسطے جناب سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتا ہے امید ہے کہ جناب کاشف عقدہ ضرور ہونگے عقدہ یہ ہے کہ آن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ جمیع اوصاف اور خاتم النبیین آخر الزمان اور سید المرسلین تھے - تو درود شریف میں جو کہ آخر نماز پڑھا جاتا ہے - کیوں ایسا لکھا ہے کہ اے اللہ تو رحمت نازل فرما اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسی کہ تو نے اوپر ابراہیمؑ اور آل ابراہیم کے بھیجی ہے -

معلوم نہیں ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پر کونسی رحمت تھی جس کے لئے عہد آنحضرت بھی ہر ایک شخص داعی رہتا ہے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رحمت سے محروم تھے -

جواب - حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکۃ آئیں پر ایسی رحمت آئی تھی - جسکی حد و نہایت نہیں کیونکہ آپ کے آل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم .... خاتم النبیین رسول رب العالمین جیسے بادشاہ دو جہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام جیسے اولو العزم رسول پیدا ہوئے - پس جو کچھ ابراہیم اور ان کی آل پر فضل نازل ہوا - درود پر درود پڑھنے والا چاہتا ہے - کہ وہ مجموعہ نعماء الٰہیہ کا جو ابراہیم اور ان کی تمام اولاد پر جن میں خود ہمارے سید و مولیٰ نبی کریمؐ اور دیگر انبیاء داخل ہیں - وہ مجموعہ ہمارے سردار اور اس کی اولاد پر نازل فرما - اگر آپ کی سمجھ میں بات آگئی تو بہتر - ورنہ آپ یہاں تشریف لادیں - اللہ درخت کا نمونہ میں دیدونگا - نور الدین -

نظم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند اشعار ارسال خدمت ہیں - امید ہے کہ آپ اخبار کے کسی گوشے میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں گے - عین عنایت ہوگی -

کلیم اللہ حبیب اللہ کا ہمسر ہو نہیں سکتا
مسیح موسوی احمدؐ سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا

غلام احمدؐ مرسل ہے جو اس کے مقابل میں
مسیحا کیا ہے خود موسےٰ برابر نہیں ہو سکتا

وہ موسیٰ تھا خدا کا مولوی گو اس کے دشمن ہیں
مقابل پر کبھی فرعونی لشکر ہو نہیں سکتا

کیا کھوٹے دلوں کو اس نے صیقل اپنی حجت سے
یہ وہ زرگر ہے اس ساکوئی زرگر ہو نہیں سکتا

شکستیں فاش دیں اسکی قلم نے اہل دنیا کو
مقابل اس کے دارا اور سکندر ہو نہیں سکتا

دماغ اپنا معطر کر دیا اوس کی براہین نے
یہ وہ خوشبو ہے جس سا عطر و عنبر ہو نہیں سکتا

حسینان جہان اس کے مقابل میں ہیں بدصورت
یہ وہ دلبر ہے اس ساکوئی دلبر ہو نہیں سکتا

ملے حب غلام احمدؐ سے جو سرشار ہو بیٹھے
انہیں دجال کا فتنہ برابر ہو نہیں سکتا

مبارک قادیان بستی کہ وہ جس جا پہ آیا تھا
مدینہ کے سوا اب اس کا ہمسر ہو نہیں سکتا

نصیر اللہ نے بخشی یہ طاقت اس جماعت کو
کہ اس کا بے علم عالم سے کمتر ہو نہیں سکتا

خاکسار نصیر احمدؐ احمدی فیروزپور

زلزلہ

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کل تاریخ ۱۹ جون بارہ بجے کے بعد میں جمال برادرس اینڈ کو لمیٹڈ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا - کہ مسٹر عبد الستار محمد جمال نے کہا کہ زلزلہ ابھی آیا ہے وہ اتنی بات کہہ ہی چکے تھے کہ ایک زلزلہ کا دھکہ پھر محسوس ہوا جسکو میں نے دیگر لوگوں نے خوب محسوس کیا - گھڑی دیکھی گئی - تو بارہ بج کے دس منٹ ہوئے تھے - والسلام عاجز ابو سعید عرب - خریدار بدر - رنگون

مدرسہ تعلیم الاسلام کا اثر

مخدومی اخویم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی وصیت حصہ سوم جائداد کی گذشتہ اخبار میں چھپ چکی ہے اس کے لکھتے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا - کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ میں تیسرے حصہ کی وصیت کردوں بلکہ اس سے کم وصیت کرنے کا خیال تھا مگر میرے لڑکے عبد العزیز سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام نے مجھے کہا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیتا ہے خدا تعالےٰ اسے اور اس کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا - آپ ضرور تیسرے حصے کی وصیت کردیں یہ اثر ہے اس مدرسہ میں رہنے کا اور قادیان کی نیک صحبت کا - کہ بچے بھی ایسے اعلےٰ دینی خیالات رکھتے ہیں -

احباب توجہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

میں عاجز درماندہ ہوں ☆ در پہ تیرے افتادہ ہوں
کھولدے مجھ پر اپنا در ☆ رحم کر اے [illegible] نظر
چھوڑ نہ مجھ کو رحمت میز [illegible]

حالتِ قبض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاید باللہ الصمد غلام احمدؐ۔

باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عنایت نامہ آنمکرم پہونچا ۔ حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپکے لئے دعا کی گئی ۔ قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہدات شاقہ بجا لا کر اپنے مولا کریم کو خوش کرے ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں حث و ترغیب ہے اور مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے ۔ اور اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جاوے تو اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعم اور لذت کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہو سکتا ۔ ایک شخص شربت شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری مانگ نہیں سکتا ۔ سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے رنگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادت عبادات نہیں رہتیں ۔ بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں سو حالت قبض جو بیذوقی و بے مزگی سے مراد ہے ۔ یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے ۔ ان بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گران ہوتا ہے مگر ادنے خیال سے اس گرانی کو انسان اوٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہیں کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے ۔ کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گذارہ ہونا مشکل ہے اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بغیر اعمال صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہیں جو خلاف نفس ہوں اور مشقت سے ادا کئے جاویں اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کر لیا جائے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھتے ہیں کہ "اہدنا الصراط المستقیم" الخ بہت خضوع و خشوع سے زور لگانا چاہیئے اور بار بار پڑھنا چاہیئے انسان بغیر عبادت کے کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شر البریہ ہے ۔ وقت گزرتا جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گذر گیا ۔ وہ ناقابل تلافی

تہکومت اور سخت حسرت کا مقام ہے ۔ دعا کرتے رہو اور تہکومت ۔ لاتیئسوا من روح اللہ ۔ یہ عاجز بھی آپکے لئے دعا کرتا رہے گا ، انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کے لئے وقت ہے ، صابر اور منتظر رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آجاوے کہ استعجال سم قاتل ہے اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے اور غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں آپنے دیکھا یہ بہتر ہے ۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعت دین حاصل ہوتی ہے ۔ میری دانست میں (فقرہ)

نسب پوچھی جائیگی کے یہ معنے ہیں ۔ کہ اعمال کی ضرورت ہے ، نہ نسب کی یہ پوچھا جائیگا کہ کیا کام کیا یہ نہیں پوچھا جاویگا کہ کس کا بیٹا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے متابعت

زیارتِ رسول و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے ۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں ۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمدؐ

از قادیان ضلع گورداسپور ۱۱ مئی ۱۸۸۶ء

(۲) مباحثہ کا ایک دعوت جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

محبی اخویم مولوی مشتاق احمدؐ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ میں نے بہت خوشی سے اس اشتہار کو پڑھا جس میں آپ اس عاجز کو بحث کے لئے بلاتے ہیں ۔ زیادہ تر خوشی مجھے اس بات سے ہے کہ آپ ایک مہذب اور با اخلاق آدمی ہیں امید ہے کہ یہ بحث حسب مراد خوش اسلوبی سے ہوگی مجھے بسر و چشم یہ منظور ہے ۔ بحث تقریری ہو ۔ اور اس طرح پر ہو کہ ایک ہندو منشی سوال و جواب لکھتا جائے ۔ مثلاً آپ اول یا میں اول جیسا کہ آپ کا منشا ہو ایک سوال تحریر کر دیں اور وہ سوال پڑھا جائے اور عام طور پر سنایا جائے ۔ پھر فریق ثانی اسی طرح اپنا جواب لکھا دیوے فریقین ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں بلکہ جو کچھ لکھنا ہو جلسۂ عام میں باواز بلند لکھا دیں اور ساتھ ساتھ دستخط ہوتے جائیں ۔ چند سوال آپ کی طرف سے ہوں اور چند اس عاجز کی طرف سے ۔ غرض یہ شرط آپ کی اس عاجز کو منظور ہے جبکہ یہیں انصاف پر مبنی ہے ۔ تو بھلا کیوں منظور نہ ہو ۔ سو عرض خدمت ہے کہ یہی شرط اس عاجز کی طرف سے بھی ہے اور جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ فریقین کی تقریر میں کوئی اور شخص شامل نہ ہو ۔ صراحتاً یا اشارتاً کسی طرف سے مدد نہ پہونچے ۔ بہت خوب ہے ۔ جزاکم اللہ یہی تو میں چاہتا تھا کہ ایسی روش منصفانہ میں کوئی بحث کرے ۔ رہی یہ بات کہ بحث کس امر میں ہوگی ۔ سو وہ بھی ظاہر ہے کہ بحث اس امر کی نسبت ہونی چاہیئے جو اس تمام جھگڑے کی اصل اور بنیاد ہے ۔ سو اول اصل کے تصفیہ سے فروع کا خود تصفیہ ہو جائیگا ۔ کیونکہ فرع اصل کی تابع ہے اس وجہ طریق مستقیم مناظرہ کا یہی ہے ۔ کہ متخاصمین اصول میں گفتگو کریں اور اس صورت پر یہ بات واضح ہے کہ اصل امر متنازعہ فیہ وفات یا حیات مسیح ہے ۔ اور الہام الٰہی نے اسی کو اصل ٹھہرایا ہے جیسا کہ الہامی عبارت میں ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا یعنے جو مسیح ابن مریم کے آنے کے لئے وعدہ تھا وہ ظلی طور پر تیرے آنے سے پورا ہو گیا کیونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل جھگڑا مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کا ہے اگر مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے تو پھر میں بھی جھوٹا اور میرا الہام بھی جھوٹا ۔ لہذا فروع میں بحث کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہیں ۔ اصل کی بحث میں بہت باتیں طے ہو جاویں گی ۔ میں خود اقرار کرتا ہوں ۔ کہ اگر آپ مسیح کا اب تک زندہ ہونا ثابت کر دکھا دینگے ۔ تو پھر میں اس الہام کو الہام الٰہی نہیں سمجھوں گا ۔ کیونکہ جبکہ مسیح ابن مریم اب تک زندہ ہے تو میرا الہام جو اس کی وفات ظاہر کرتا ہے صریح جھوٹا نکلا تو پھر کیا مجال ہے کہ میں اس پر اڑا رہوں اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم مسیح ابن مریم کی وفات مان چکے ہیں اس لئے اس میں بحث کرنا نہیں چاہتے ۔ صرف اس بات میں بحث کریں گے کہ تم اس کی جگہ آئے ہو یا اور کوئی اس بات کا جواب یہ ہے ۔ کہ اول تو میری طرف سے اس امر کے لئے کسی پر جبر نہیں ۔ کہ خواہ مخواہ مجھ کو قبول کرے اور مجھ پر ایمان لاوے ۔ بلکہ میری طرف سے صرف تبلیغ تھی جس کا حق میں نے ادا کر دیا ۔ اگر میں خدا کی طرف سے ہوں تو وہ مجھے اور میری کارروائی کو ضائع نہ کریگا اور عنقریب لوگ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے یا نہیں میری طرف سے کسی پر جبر اور اکراہ تو نہیں تا وہ دلیل اور نشان کا طالب ہو ۔ نشان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہیگا دکھائیگا ۔ ماسوا اس کے یہ عاجز بے نشان بھی نہیں بھیجا گیا اگر آپ پہلے[1]

نوٹ [1] ۔ چنانچہ ہزارہا نشان دکھائے گئے ۔ ایڈیٹر ۔

رپورٹ دورہ

نمبر ۲

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲ مئی)

بنگہ پھگواڑہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر بنگہ واقع ہے جہاں کی جماعت احمدیہ گویا ضلع جالندھر کا مرکز ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی جگہ انجمن ضلع کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔ اور یہی ٹھیک بات ہے۔ کیونکہ ایک تو یہاں کے دوست بہت پرجوش ہیں۔ اور مستعد ہیں۔ دوسرے یہ مقام ایسی جگہ واقع ہے کہ راہون کریام کریم پور بلکہ کاٹھ گڑھ تک کے لوگ ملک پنجاب میں آمد و رفت کے واسطے یہیں سے گذر کر جاتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے پاس ایک بہت عمدہ مسجد ہے۔ جو شہر کے متصل باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بالکل احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بھی ہے۔ جہاں کہ میاں احمد یار صاحب اور ایک مدرس میاں غلام نبی خان صاحب جو لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں رہتے ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری میاں رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جن کے دفتر کے تمام رجسٹر میں نے ملاحظہ کئے۔ اور سب کو صاف اور درست اور باضابطہ پایا۔ تمام ضروری رجسٹر موجود ہیں۔ اور سب خانہ پُریاں کی ہوئی ہیں۔ چندے برابر وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کام میں میاں رحمت اللہ صاحب بہت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا نکاح خواجہ کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قادیان میں ہوا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف اور میاں رحمت اللہ نے یہ تعلق صرف سلسلہ احمدیہ کی محبت کے سبب سے باوجود اپنی برادری کی مخالفت کے کیا تھا۔ مگر اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے طرفین کے متعلقین کے واسطے حسن معاشرت کا نمونہ بنایا ہے۔ میاں رحمت اللہ کا پہلی بیوی سے جو ایک لڑکا ہے اس کا اسمٰعیل نام ہے۔ اسی کے واسطے حضرت اقدس مرحوم سے دعا کرائی تھی کہ نیک ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ تو ایسا ہی [illegible] میں نے دیکھا ہے کہ وہ لڑکا بہت ہی نیک سیرت ہے۔

یہاں میں نے [illegible] جمعہ پڑھایا۔ جو کہ [illegible] سایہ کے نیچے [illegible] پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے بہرام سے نواب خان صاحب بمعہ چند ساتھیوں کے اور موضع کھماچوں سے میاں خیر الدین صاحب وغیرہ اور موضع لنگیری سے میاں نظام الدین صاحب وغیرہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے سوا ایک وعظ رات کو مولوی کریم بخش صاحب نے اپنے محلہ میں کرایا۔ جس کے سننے کے واسطے مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں۔ اور ایک پبلک لیکچر بھی شام کے وقت ہوا۔ جو کہ مسئلہ نجات پر تھا۔ اس لیکچر کو جس طرح سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے اس بات کو بالتفصیل بیان کیا۔ کہ ہر ایک نبی اپنی امت کو نجات دینے کے واسطے مبعوث ہوتا ہے۔ مگر ضروریات زمانہ اور ملکی اور قومی حالات کے لحاظ سے ہر قوم کو ایک خاص دکھ اور تکلیف سے نجات کی ضرورت رہی ہے اور جو نبی ان کے پاس بھیجا گیا۔ وہ اسی ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے بھیجا گیا۔ اس کی کئی ایک مثالیں بیان کی گئیں ان مثالوں کی ذیل میں حضرت عیسیٰ کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور ان کا ایک خاص قوم بنی اسرائیل کے واسطے نبی ہونا اور صرف ان کی نجات وقتی کے واسطے آنا۔ اور اس قوم کو ایک بڑی نجات کے حاصل کرنے کے واسطے طیار کرنے اور اس نجات کی بشارت دینے کے واسطے آنا جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونی تھی مفصل بیان کیا گیا۔ اسی مضمون کے ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کو خدا کا وہ کلام تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اس کے دلائل جو بیان کئے گئے تھے۔ وہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) عیسائی خود تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ انجیلیں حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کے عقائد کے مطابق انجیل وہ کلام ہے جو حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔

(۲) متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا جن کی یہ انجیلیں ہیں انہوں نے خود کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ کہ انہوں نے یہ کلام الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ بلکہ صرف تاریخی قصوں کے طور پر انہوں نے [illegible] سنائی باتیں لکھی ہیں۔

(۳) مسیح کے وقت میں یہ اناجیل نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بعض عیسائی محققین کے نزدیک ایک سو سال بعد لکھی گئیں۔

(۴) زمانہ حال کے عیسائی محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی طرف یہ اناجیل منسوب کی جاتی ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے بھی نہیں لکھیں۔ مگر [illegible] لکھنے والے مسیح کے بہت بعد کوئی [illegible] نہ تھے۔ بلکہ حواریوں کو ملنے والے بھی نہ تھے۔ یہ باتیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ جو آج کل کے محققین انگریزوں اور یورپین پادریوں نے لکھی ہیں۔ غالباً دیسی عیسائیوں کو ان سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ ان میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جو ۲۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت قریباً ... روپیہ ہے۔ اور قادیان میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ قیمت ہے۔ یہ کتابیں یورپ کے بڑے بڑے پادریوں۔ پروفیسروں۔ بشپوں وغیرہ نے مل کر لکھی ہیں۔ اور عیسائی دنیا میں بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(۵) اس قسم کی کوئی ستر اناجیل تھیں جن سے انتخاب کر کے یہ انجیلیں بنائی گئی ہیں۔ اُن ستر اناجیل میں سے بعض اب تک موجود ہیں (ان کو انگریزی میں اپاکرفا کہتے ہیں) یہ ولائت میں اب چھپ گئی ہیں۔ اور ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۶) ان انجیلوں کو اس واسطے بھی ہم خدا کا کلام نہیں بتا سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں کی طرف جو اقوال اور افعال منسوب کر کے ان میں لکھے گئے ہیں وہ ایسے خراب اور نامعقول ہیں۔ کہ ایک نبی اور اُس کے ساتھیوں کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا ہمارے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مثلاً انجیل سے ثابت ہے۔ کہ یسوع اور اُس کے حواریوں نے بیگانوں کے کھیت میں سے بالیں چرا کر کھالیں۔ جس پر ان لوگوں نے بیزاری بھی ظاہر کی۔ کہ ایک چوری اور دوسرے سبت کے دن ایسا فعل شنیع۔ پھر اس انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنی ماں کے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔ پھر اس میں ہے کہ وہ بہت سی نامحرم عورتیں اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کا فرقہ مارمن اس امر کا قائل ہے۔ کہ وہ عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور اسی طرح سب عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ کثرت ازدواج کے مسئلہ پر عمل کریں۔ چنانچہ پادری مسٹر [illegible] جن کی خط و کتابت میرے ساتھ ہے۔ اور جن کی چار بیویاں۔ بیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں۔ انہوں نے ایک گروپ مجھے بھیجا تھا۔ جن میں پادری صاحب اور اُن کی چار بیویوں اور آگے نیچے بچوں کی تصویریں تھیں۔ وہ سب لوگوں کو دکھائی گئی۔ غرض اس طرح انجیل میں سے وہ باتیں

پیشین گوئیاں جو نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ثابت کیا گیا کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

میں اپنے مضمون کو یہاں تک بیان کر چکا تھا۔ کہ اے۔ پی مشن کے ایک کارندہ جو یہاں مشن کی طرف سے مقیم ہیں۔ اور لسن شیٹ ہیں بول اٹھے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میری تقریر ہنوز بہت باقی تھی اور ہم نے لسن شیٹ صاحب کو کسی مباحثہ کے واسطے مدعو نہ کیا تھا۔ ہمارا لیکچر اپنے طور پر تھا۔ مگر تاہم چونکہ وہ تشریف لائے تھے۔ اور پنسل سے نوٹ بھی کر رہے تھے۔ اور موجودہ اناجیل کے جعلی ثابت کرنے کے لئے جو زبردست دلائل دئیے گئے تھے۔ اُن کے سننے کے بعد پبلک خواہشمند ہو رہی تھی کہ لسن شیٹ صاحب کا جواب سُنیں۔ اس واسطے لسن شیٹ صاحب کو وقت دینے کے واسطے تاکہ ان کو بعد میں شکایت نہ رہے میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا بلکہ صرف آئندہ تقریر کے عنوان بیان کئے۔ کہ نجات عامہ جو تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے بچا کر خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی نجات کی راہ کو صاف کرنے کے واسطے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور لسن شیٹ صاحب اُٹھے۔ مگر پبلک کو ان کی تقریر سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جس انجیل کو میں ثابت کر چکا تھا۔ کہ یہ اصلی نہیں۔ اُسی سے اُنہوں نے حوالے دینے شروع کئے۔ جس پر ایک انصاف پسند صاحب بے اختیار بول اُٹھے اور اُنہوں نے شیٹ صاحب کو شرمندہ کیا کہ جب تک آپ اناجیل کو صحیح نہ ثابت کر لیں۔ تب تک آپ کو اور بات کرنی مناسب نہیں اس کے بعد اور لوگ بھی بول اُٹھے۔ اور چند متفرق باتوں کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس جگہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ لسن شیٹ صاحب نے انجیل میں سے حوالہ دیتے ہوئے ایک حوالہ میں ایک لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر انہیں کہا گیا۔ کہ یہ لفظ دکھاؤ تب کہنے لگے۔ کہ میں نے یہ لفظ نہیں بولا۔ اور اس وقت جب وہ حوالہ دوبارہ بولا۔ تو پھر وہی لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر لوگ بہت بیزار ہوئے۔

اے۔ پی مشن کے ناظموں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو ضرور سمجھا دیا کریں۔ کہ پبلک جلسوں میں ایسی دھوکا دہی کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل انجیل سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ یہاں ہوا۔ اور بہت شرمندگی سخت اُٹھانی پڑے۔

موجودہ بائبل کے مشکوک ہونے کے واسطے ایک دلیل میں نے یہ دی تھی۔ کہ توریت تو وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی حالانکہ پادری صاحبان جو توریت پیش کرتے ہیں۔ اُس میں حضرت موسیٰ کی وفات اور اس پر نوحہ کرنا اور اس کو دفن کرنا سب لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس کی قبر نہیں معلوم کہاں ہے۔ اس کے جواب میں لسن شیٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر قرآن شریف کے تیس پارے کیوں ہیں۔ اور اس میں لقمان نبی اور لقمان نبی کا کیوں ذکر ہے۔ واہ سبحان اللہ تیری قدرت۔ کیا عجیب جواب ہے بائبل کے صحیح ہونے کی کیا معقول دلیل ہے۔

خیر ان تمام باتوں کے باوجود میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ لسن شیٹ صاحب عیسائی مذہب کی تائید کرنا ضرور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کی خاطر وہ سچ جھوٹ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی معقول جواب سے کبھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو ہنسی مذاق کی باتوں سے وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ مشن کے لئے قابل آدمی ہیں۔ اور ان کی تنخواہ اور عہدے میں ضرور ترقی ہونی چاہئے۔ اس واسطے بھی دوسرے دن اثنائے گفتگو میں اُنہوں نے اپنی تنخواہ کے قلیل ہونے اور گذارہ مشکل چلنے کا بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ امر کہ ان کا عہدہ لسن شیٹ ہے۔ یہ بھی مجھے انہیں سے معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ غالباً کسی غلط فہمی کے سبب ان کے ایک اسسٹنٹ سے جو اس جگہ کائی کسٹ ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ صاحب بھی کائی کسٹ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے خود ہی لیکچر کے وقت میری اس غلطی کو درست کیا۔ اور فرمایا کہ میں کائی کسٹ نہیں ہوں۔ بلکہ لسن شیٹ ہوں۔ اس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

اس جلسہ کے متعلق میں یہاں کے تھانیدار صاحبان باورہنگاسنگھ صاحب اور جناب میر نظر احمد صاحب اور منشی محمد حسن صاحب کا ان کے حسن انتظام کے سبب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ بنگہ میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نماز و ... وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت خشوع کرتے ... ہیں۔ دعا میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے امام مولوی کریم بخش صاحب ہیں اکثر انہیں کے ذریعہ سے اس حق کی شناخت تک پہنچے ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں تھانہ دار تھے۔ یکلخت جذبہ الٰہی جو ہوا۔ تمام مال و متاع لٹا دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور لوگوں کو دین سکھلانے کے کام میں مصروف ہوئے۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ مگر صبر کیا۔ چونکہ صدق دل والے آدمی تھے۔ خدا نے ان کے دل کو مسیح موعودؑ کی طرف متوجہ کیا۔ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب کہ آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ آپ نے کچھ وظیفہ پوچھا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے۔ الحمد سے حاصل ہوا۔ تم بھی الحمد بہت پڑھا کرو۔ میاں احمد یار صاحب جو اصل میں لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کوئی پانچ سال سے اس مسجد کے حجرہ میں مقیم ہیں۔ صوفی مزاج آدمی ہیں۔ بلکہ کسی بزرگ کے خلیفہ بھی تھے۔ گویا کہ خود پیر تھے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خادم بن گئے ہیں۔ یہ صاحب ہمارے دوست شیخ غلام احمدؐ صاحب واعظ کے پرانے رفیقوں اور ہمدردوں میں سے ہیں۔ یہاں کے میاں شیر محمدؐ صاحب گاڑی بان کا میں بالخصوص مشکور ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنی گاڑی پر سوار کرا کر نواں شہر راہوں پھر واپس بنگہ اور حاجی پور لے گئے۔ دین حق کے واسطے ان کو بڑا جوش ہے۔ ٹمٹم پر بیٹھے ہوئے سارے راستہ سواریوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کام کاج میں برکت دے۔ اس جگہ کے بعض دیگر دوستوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی خان صاحب جن کا ذکر اوپر بھی آیا ہے۔ ان کے مکتب کے بڑھانے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ میاں اسمٰعیل صاحب عرف سندھی ... صاحب۔ میاں نور محمدؐ صاحب۔ رشید احمدؐ یکہ بان۔ عمر دین۔ جانی۔ مولا بخش۔ امام دین رنگریز۔ بابو رنگریز۔ یہ سب پرجوش دوست ... دینی خدمات میں ... رہتے ہیں۔ ... دعا کرتا ... الٰہی سب کو استقامت عطا کرے۔ اور بڑھ کر نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین!

میاں عبداللہ سبزی فروش۔ جھنڈو رنگریز۔ نبی بخش یکہ بان۔ عطا محمدؐ صاحب۔ مکند پور کے میاں رحمان صاحب بھی اتفاق سے یہاں آ گئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔

راہون بنگہ سے میں نواں شہر راہوں۔ کریام۔ بیرسیان کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ سٹروعہ اور بالآخر کاٹھ گڑھ تک جانے

کے واسطے تیار تھا۔ جہاں سے میاں عبدالسلام کے پُر اصرار
خطوط آچکے تھے۔ مگر جس وقت میں بنگہ سے چلنے کے واسطے
تیار تھا اُس سے تھوڑی دیر پہلے ایک [illegible]
صاحب ملے اور فرمانے لگے۔ کہ اس علاقے کی جماعت قریباً
سب زمینداری پیشہ ہے۔ اور آجکل رات دن غلہ بٹائی کے
سبب باہر رہتے ہیں۔ آپ کا وہاں جانا بہت مفید نہ ہوگا
اس بات کو معقول جان کر میاں رحمت اللہ صاحب اور دیگر
بھائیوں سے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دورے کو سردست
اسی جگہ ملتوی کیا جائے۔ صرف ایک دن کے واسطے راہوں
سے ہو آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں کے دوست تجارت پیشہ یا
ایسے مالکان زمین ہیں۔ جو گھر پر ہی رہتے ہیں۔ اس واسطے عاجز
ایک روز کے لئے راہوں کو روانہ ہوا۔ میاں شیر محمد صاحب
اپنے بمبو کارٹ پر سوار کر کے لے گئے۔ راہوں میں عاجز نے
صرف ایک شب قیام کیا۔ شام کو ۵ بجے کے بعد سرائے میں
ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جہاں ایک خاص جماعت مسلمانوں کی اور
چند اہل ہنود لیکچر سننے کے واسطے جمع ہوئے۔ ضرورۃ امام
پر ایک تقریر کی گئی۔ اور مفصل بیان کیا گیا۔ کہ قرآن اور حدیث
کی رو سے بلکہ عقلی دلائل کی رو سے اس وقت سچا دین وہی
ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے دنیا کے سامنے
پیش کیا ہے۔ اور خود عمل کر کے دکھلایا ہے۔ راہوں میں
عاجز [illegible] برادر فیروز خان صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔
جو کہ یہاں کے سفید پوش نمبردار ہیں۔ فرماتے تھے۔ ہماری قوم
راجپوتوں کی بہت ہی اکڑ باز اور متکبر ہے اور ہم بھی ایسے
ہی تھے۔ مگر اب تو مرزا صاحب کی صحبت سے سب باتیں جاتی
رہیں۔ گویا دنیوی متکبرین کے خیال میں تو ہم نامرد ہو
گئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہاں کے دوست حاجی رحمت اللہ
صاحب اور ڈاکٹر [illegible] سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحبان
[illegible] ادہ تر معالجہ [illegible] ممالک عرب۔ مصر
[illegible] شام۔ لو [illegible] بلکہ امریکہ تک سیر کر چکے
[illegible] بہت [illegible] رکھتے ہیں
[illegible] سبب ان کے خیالات خام [illegible] نہیں رکھتے
جالندھر کی رپورٹ میں بابو محمد اشرف صاحب کا جو ذکر ہوا
[illegible] کا اصلی وطن بھی اسی جگہ ہے۔ چنانچہ بابو صاحب
[illegible] مولوی محمد علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو [illegible]
تھے۔ اور اب پنشن لے کر اپنے وطن میں آ بیٹھے
وہ اپنی پنشن کے متعلق فرماتے تھے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ
کا فضل ہے۔ کیونکہ اس صیغہ میں بہت کم کسی کو
پنشن ملتی ہے۔ برہما میں ڈاکٹر بابو غلام دستگیر صاحب
جو اپنی جماعت کے پُرجوش ممبر ہیں۔ وہ بھی انہیں مولوی
صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ بلکہ اس خاندان
میں سب سے اوّل وہی احمدی ہوئے تھے۔ اور انہیں کی دعاؤں
اور کوششوں سے پھر دوسرے صاحبان نے سلسلہ حقہ کی
طرف توجہ کی۔ یہاں پر منشی بدر بخش صاحب محرر چونگی سے
بھی ملاقات ہوئی۔ جو اُن صاحبان میں سے ہیں۔ جو حضرت
اقدس مسیح موعود کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے واسطے
خطوط لکھنے میں بہت ہی چست تھے۔ منشی صاحب ایک
جوشیلے نوجوان ہیں۔ حکیم غلام نبی صاحب طبیب شاگرد
حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بھی اسی جگہ کے رہنے والے
ہیں۔ حکیم صاحب رات دن سلسلہ کی تبلیغ میں لگے رہتے
ہیں۔ اور معقول تقریر کے ذریعہ سے مخالفین کو ہمیشہ پسپا
کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی منشی دین محمد صاحب آجکل
لاہور میں ملازم ہیں۔ راہوں کے دوستوں نے بہت اصرار کیا
کہ میں وہاں زیادہ ٹھہرتا۔ مگر چونکہ سردست میں ٹھہر نہ سکتا
تھا۔ اس واسطے دوسری صبح کو میں واپس بنگہ چلا آیا۔
راہوں کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ شہر
کسی زمانہ میں بڑا آباد تھا۔ دہلی سے لاہور کو جو سڑک
شاہی جاتی تھی۔ اس [illegible] ہونے کے سبب اور نیز تجارت
کی ایک بڑی منڈی ہونے کے سبب یہاں بہت رونق
تھی۔ مگر اب اس کا [illegible] حصہ بالکل ویران اور سنسان ہو گیا
بڑی بڑی شاندار [illegible] کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں
اس کا ویرانہ نہایت [illegible] خوفناک اور عبرتناک ہو رہا ہے۔
عالیشان محل خاو[illegible] علیٰ عروشہا کا مثال ہو رہے ہیں۔
میں حیران تھا کہ ایسی سخت تباہی اس شہر پر کیوں آئی۔
کیونکہ اس کی صورت بالکل ایسی ہے جیسا کسی پر غضب الٰہی
وارد ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں جب شہر
آباد تھا۔ اس وقت زنا کی کثرت تھی۔ تب میں نے اس کی
[illegible] تباہی کا اصلی سبب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے
[illegible] سے بچائے۔ آمین۔

ایک مسیحی مجذوب

نواں شہر

راہوں کو جاتے ہوئے راستے میں نواں شہر
آتا ہے۔ جہاں دو احمدی رہتے ہیں۔ ایک میاں نتھو جو کہ
ایک غریب احمدی ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی محبت سے پُر ہیں
دوسرے جناب خواجہ مصری شاہ صاحب۔ شاہ صاحب
کی ملاقات کا بہت شوق تھا۔ جب ہماری گاڑی نواں [illegible]
میں پہنچی تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا [illegible]
احمدی گاڑی بان نے بھی فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی ہے
بہتر ہے۔ کہ یہاں ٹھہر جائیں۔ صبح سویرے راہوں پہنچ
جائیں گے۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسا ہی ہو۔ مصری شاہ
صاحب ایک مجذوبانہ حالت کے فقیر ہیں۔ ان کے والد فوج
میں صوبہ دار میجر تھے اور بڑی عزت رکھتے تھے۔ بڑی بڑی
حویلیاں اور دیگر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کئی لاکھ کی تھی
مگر شاہ صاحب بچپن سے فقیرانہ مزاج رکھتے تھے۔ فوج
میں ان کو جبراً بھرتی کروایا گیا۔ مگر فوج کی قواعد کے وقت
میں جب نماز کا وقت ہوتا۔ عین میدان میں صف کو چھوڑ کر
نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بار بار ایسا ہونے سے افسروں
نے دیوانہ جان کر فوج سے علیحدہ کر دیا۔ گھر پر آکر تمام
جائیداد لٹا دی۔ اور فقیر ہو کر نکل پڑے۔ ہر جگہ صوفیوں
سے ملے۔ بڑی بڑی چلہ کشیاں کیں [illegible] وظائف [illegible]
ذکر۔ ارہ وغیرہ کی ریاضتیں کیں۔ بڑے بڑے لوگ
ان کے معتقد ہوئے۔ سیکڑوں روپے لوگ نذرانے
دیتے۔ کچھ پاس نہ رکھتے۔ سب فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتے
یہاں تک کہ ایک کشف کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود
کی صداقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر کر دی۔ اس دن سے
اُس گواہی کو لوگوں پر بیان کرنے میں مصروف ہو گئے۔
اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو پہلے مخلص تھے۔ وہ دشمن
ہو گئے۔ بہت سے نابکاروں نے سخت سے سخت دُکھ
پہنچایا۔ بُری طرح مارا پیٹا۔ مگر وہ اپنی شہادت بیان
کرنے سے آجتک باز نہیں آئے۔ ہر وقت مسیح موعودؑ
کی صداقت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی
شہادت حضرت مسیح موعود کی تقریر لدھیانہ کے بعد
کئی ہزار آدمی کے سامنے سُنائی تھی۔ جہاں حضرت علیہ السلام
بمعہ خدام جلوہ افروز تھے۔ اور اس کا ذکر پہلے بھی اخباروں
میں چھپ چکا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر
انہیں الفاظ میں جو شاہ صاحب نے مجھے لکھائے ہیں اس
شہادت کو درج اخبار کیا جائے۔ تاکہ کسی کو فائدہ
پہنچے۔

ایک مجذوب کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بوقت تہجد میں عمر دراز خان عرف مصری شاہ نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو دیکھا۔ روضہ کے

ارد گرد شوق وحب کے ساتھ گھومتا تھا۔ چند عربی لوگوں نے مجھے گھومنے سے منع کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے جو شاہ زور تھا مجھے پکڑ لیا اور دور لے گیا۔ یہاں تک کہ روضۂ مقدس نظر سے غائب ہو گیا۔ تب اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں زمین پر لیٹتے اور تڑپتے ہوئے روتا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سینکڑوں عربی دوڑ الوں ہو کر اُسی میدان میں بیٹھ رہے ہیں اور ایک ممبر رکھا گیا۔ اُس پر جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس تڑپنے والے کو میرے پاس لے آؤ۔ دو تین آدمیوں نے مجھے اُٹھایا۔ اور اُٹھا کر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا کر دیا۔ آپ نے پہلے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ تب آپ نے میرے دہنے کاندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اے میرے دوست میرے مشفق مجھ کو اب تو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور تو ممبر کر اسقدر مست رو میں نیچی نگاہ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ تھوڑے منٹ کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے سے اُٹھا لیا۔ اور اپنے بائیں کف دست پر دہنے ہاتھ سے نہ معلوم کس چیز سے ایک نقطہ بنایا۔ جو دانہ خشخاش سے بھی باریک تھا۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے دائیں کاندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اے مربی اس نقطہ کی طرف غور سے دیکھ اور اپنی ہتھیلی میری نظر کے سامنے کی۔ جب میں نے اُس نقطہ کو دوبارہ دیکھا تو سیاہ سے سفید ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ اس کو باریک نظر سے دیکھ پھر جو میں نے اُس کو باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نقطہ ایسا متجلی ہوا۔ کہ جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مقدس پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے میرے دوست اس کو اور باریک نظر سے دیکھ۔ میں نے پھر زیادہ باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نکتہ ایسا متجلی دکھائی دیا۔ کہ جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام جسم پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو اور زیادہ باریک نگاہ سے دیکھ پھر جو میں نے بہت باریک نگاہ سے دیکھا تو وہ نقطہ ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی اس کے آگے سیاہی معلوم ہونے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھ۔ پھر جو میں نے اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھا تو اس میں تمام دُنیا کا نقشہ پایا۔ جس پر یہ لکھا تھا۔ کل وہ نقشہ تمام روشن ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا ہے۔ اس کے مہدی اور مسیح ہونے میں کیا شک ہے۔ وہ مثل آدمؑ وہ مثل ابراہیمؑ۔ وہ مثل نوحؑ۔ وہ مثل [illegible] وہ مثل میرے ہے۔ اس میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ وہ ظلی طور سے حق ہے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کون۔ آپ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمدؑ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قادیان میں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مجھ کو خدا کا رسول جانتا ہے۔ تو تُو اُس کی گواہی دے اور میرا اسلام اُس کو پہنچا دے۔

بقلم خود خواجہ مصری شاہ قلندر خلف الصدق پیر بخش صوبہ دار پنشنر ارز لنواں شہر ضلع جالندھر۔

اس شہادت کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے سبب شاہ صاحب کو بہت دُکھ دیا گیا۔ مگر جب کبھی کسی نے آپ کو ایذا دی۔ وہ خود ہی بڑے دُکھ میں فوراً مبتلا ہوا۔

ایک دفعہ ایک ملاں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور آپ سے مسیح موعود کی سچائی کا معجزہ طلب کیا۔ آپ خدا کے آگے روئے۔ تو آپ کو اُس کی جلد موت کا وقت بتلایا گیا۔ اُس کے بعد اس کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ تب اُنہوں نے وہ مسجد شاہ صاحب کے واسطے کھول دی۔

ایسا ہی جالندھر چھاونی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا ذکر کرتے تھے۔ کہ ایک [illegible] نے آپ کو مارا۔ اس پر اُسی روز کوئی مقدمہ بن گیا جس میں وہ نو ماہ قید ہوا۔ ایک شخص نے آپ کو جب بہت دکھ دیا تو آپ نے عالت جذب میں اُسے کہا۔ جا مفلوج۔ وہ چند روز کے بعد مفلوج ہو گیا۔ غرض آپ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے عشق میں بالکل محو ہیں۔ کوئی گذارے کی صورت نہیں۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ پھر بھی کسی کے گھر سے باوجود اصرار کھانا نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور استقامت عطا فرماوے۔ آمین

اب ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے جو کہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کرائی جاوے گی

کہ باوا صاحب موصوف نماز پڑھتے تھے۔ اور کلمہ اسلامی ان کا ورد تھا اور ویدوں کو بے فائدہ کتاب مانتے تھے۔ افسوس ہے کہ بسبب جلدی کے لکھائی اور چھپائی عمدہ نہیں ہو سکی۔ شیخ صاحب موصوف کی دو اور کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ جن میں سے ایک باوا نانک صاحب کی سوانحعمری ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنتیں اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اور سکھ قوم اپنے گورو کے دین کی طرف متوجہ ہوگی اور درمیانی حجاب جو بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے پڑ چکے ہیں۔ اُن کو اُٹھا کر سچے دل سے اسلام کے ساتھ بغلگیر ہو جائیگی۔ لیکچر کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور شیخ صاحب موصوف سے قادیان میں مل سکتا ہے۔

انشائے جدید عبد السلام صاحب رفیقی (رنگون) کے نام پرائیویٹ خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جن میں کوئی امر مفید عام نہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے لکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ انہیں ان کا چھپنا ناگوار ہوا ہو۔ سب سے پہلے نواب محسن الملک کے خطوط ہیں۔ جن میں سے السلام علیکم کی سنت اسلام ہی مفقود ہے۔ انشائے جدید کا یہی نمونہ ہے۔ تو بہتر ہو گا۔ کہ رفیقی صاحب اسے اپنے پرائیویٹ فائلوں میں ہی محفوظ رہنے دیتے۔ یورپ کے متعصب مصنفین کی عادت ہے۔ کہ اپنی تحریر میں خواہ مخواہ بے تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گالیاں سُنا دیتے ہیں۔ اس کا نمونہ اُن خطوط میں کسی بیرسٹر صاحب احسان الحق نام نے دکھایا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر بے تعلق کچھ حملے کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خود ہی [illegible] آپ کو اسی خط میں اپنے تئیں بہشت قرار دیتے ہیں اور اپنے [illegible] کی حالت یہ بتلاتے ہیں کہ دن روتے ہیں اور رات [illegible] گذرتی ہے۔ اس واسطے ایسی [illegible] اور [illegible] قلم سے نکلا۔ وہ ممکن ہے کہ [illegible] دیئے جائیں۔ البتہ رفیقی [illegible] پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے [illegible] اخذ نقاب کر اس [illegible] اپنے دقیق کی پردہ [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] گی جائیں [illegible]

[illegible] ہائی اسکول لاہور [illegible] جس کے پڑھنے سے معلوم ہو [illegible] سکول اچھی حالت میں ہے۔ بالخصوص اخلاقی تعلیم [illegible] جاتا ہے۔ سکول کی ٹھیک حالت کا تو اُس کے [illegible] سے ہی اندازہ لگ سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] عمدہ بنانے کی کوشش کی جاتی [illegible] طلباء کے واسطے [illegible] نہیں کیا گیا۔ اگر [illegible] کا انتظام ہو جائے تو [illegible]

ریویو

اسلام اور سکھ ازم خالصہ ترمیم میں تبلیغ کے واسطے لیکچر [illegible] سلسلے کا پہلا نمبر ہے۔ جو شیخ محمد [illegible] نومسلم دساتھی سوہن سنگھ [illegible] انجمن احمدیہ ضلع فیروزپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰-۳۱ مئی [illegible] پر دیا۔ اس لیکچر میں شیخ صاحب نے [illegible] سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کر دیا سکھوں کی معتبر کتابوں سے حوالے دیکر دکھایا گیا ہے

سوال کرتا پھرتا ہے اگر واقعی احتیاج سے سوال کرتا ہے تو بھی اپنے لئے قول معروف کرے کیوں عجز اختیار کر رکھا ہے کوئی پیشہ اختیار کر۔ ایسا ہی اگر مسئول کے پاس اور دیتا نہیں تو استغفار کرے۔ کہ جود و سخا مثمر ثمرات طیبہ کے لئے شرح صدر عطا ہو اگر پاس کچھ نہیں اور دینا چاہتا ہے تو بھی استغفار کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے یا سائل کے لئے استغفار کرے ایسا ہی وہ سائل جو ہے اگر باوجود مال کا مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے کہ کیوں خواہ مخواہ ذلت میں گرتا ہے اگر واقعی سے نہیں پھر بھی استغفار پڑھے کہ اللہ اپنی جناب سے رزق دے اور سوال کی ذلت سے بچاوے غنی حلیم۔ اللہ کو اپنی ذات کے لئے صدقوں کی کچھ پروا نہیں وہ حلیم ہے۔ اور

الصدقۃ تطفی غضب الرب

ربوۃ۔ اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اونچی جگہ یا میرک کئے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربو سے ہے جس کے معنے میں بڑھنا۔ پس ربوہ اس زمین کو بولتے ہیں جس میں بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے ہووے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو نیائیں بولتے ہیں اور پہاڑوں کے قریب بجھرہ۔

وابل۔ پورا مینہ۔

ضعفین۔ معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے لبیک۔ سعدیک۔ فارجع البصر کرتین

تثبیتاً من انفسہم۔ کسی کے کہنے سننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکے ارادے سے ہو۔ پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریا کے لئے نہ ہو۔ احسان نہ ہو اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دل محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔ اب ایک دنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک باتیں جو رسولوں کی زبان پر دنیا کو پہونچاتا ہے، اس کے نمونے دنیا میں رکھے ہوتے ہیں۔ (۷۔ اپریل بقیہ رکوع ۴)

ایود احدکم۔ اس آیۃ میں تمام درختوں میں سے نخیل و اعناب کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ قسم کے درخت ہیں۔ رسول کریم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ اس میں چند خاصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے پتے جہاڑے میں نہیں جھڑتے۔ مومن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ وہ قسم قسم کی مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھ پر بہت سی مصیبتیں یک لخت ٹوٹ پڑیں۔ میں جماعت کرانے لگا الحمد کے آل تک پہونچا تھا کہ حمد پڑھنے سے میری طبیعت نے مضایقہ کیا۔ میں نے اپنے دل سے سوال کیا کہ تو ایک قوم کا امام ہو کر الحمد پڑھنے لگا ہے کیا واقعی تیرا قلب شرح صدر سے اللہ کے حضور میں شکر گذار ہے اس وقت بہت اضطراب کا وقت تھا ایک طرف یہ خیال کہ مقتدی منتظر میں دوسری طرف یہ کہ اگر نہیں پڑھتا تو مقتدیوں کو ابتلاء ہے۔ اور اگر پڑھتا ہوں اور شرح صدر نہیں پڑھتا ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ قربان جاؤں اپنے مولی کے کہ اس نے میری دستگیری کی اور سمجھایا۔ ہم کوئی مصیبت بھیجتے ہیں اور اس پر اگر کوئی شخص صبر کرتا ہے تو ہم اسے بہتر سے بہتر بدلہ دیتے ہیں۔ پس ایک کوڑی ضائع کرنے سے پونڈ ملے تو رنج کی کونسی بات ہے۔ اب کیا میرے لئے مخفی ہیں۔ [بہر کس قدر انعامات]

پھر مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں گناہوں کے عوض میں جو سزا مجھے ملنی تھی وہ خدا جانے کس قدر تکلیف دہ ہوتی۔ پھر یہ مصیبت موجودہ جو ہے اس پر بھی شکر کا مقام ہے کہ خدا اس سے بڑھ بڑھ کر مجھے مصیبتیں پہونچا سکتا تھا۔ میری ناک کٹ جاتی میں بے عزت ہو جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ کوئی عضو ہی جاتا رہتا۔ لڑکا ہی نافرمان ہو جاتا تو کس قدر دکھ کا موجب ہوتا۔

پس جب اس نے مصیبت پر انا للہ پڑھنے والے کو نعم البدل دینے اور عام و خاص رحمتوں سے ممتاز فرمانے کا وعدہ کیا ہے تو میں کیوں شرح صدر سے الحمد نہ پڑھوں اس کے بعد میں نے الحمد پڑھی۔ غرض مومن کو چاہیئے کہ وہ مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

پھر کھجور میں ایک اور خاصیت ہے کہ اس کے پھل سال بھر قائم رہتے ہیں اسی طرح مومن ہر حالت میں دوسرے کے لئے مفید بنتا ہے اس کے لئے کوئی خاص موسم نہیں۔ تیسری بات کھجور میں یہ ہے کہ وہ غذا کا کام بھی دیتی ہے اور شربت کا بھی۔ گٹھلی گھوڑوں کو دیتے ہیں مقوی ہوتی ہے۔ اس کی لیف سے قسم قسم کی رسیاں اور باریک تاروں سے بستر بنتے ہیں۔ پتوں کی چٹائیاں۔ فرش اور صندوق بنتے ہیں۔ شاخوں کی الماریاں۔ اس سے اتر کر انگور ہے۔ اس کا منقہ بھی غذا اور شربت دونوں کا کام دیتا ہے۔ پھر اس کے پتے بھی مفید ہیں۔ گو عام طور سے استعمال نہیں ہوتے۔ پھر وہ باغ بھی ایسا ہو کہ اس میں نہریں بہتی ہوں۔

من کل ثمرات۔ سیب سنگترے۔ فالسے۔ کیلے وغیرہ۔ غرض اس باغ پر ساری عمر کا سرمایہ لگا چکا ہے اور اب کوئی ایمان باقی نہیں۔

اب اس پر کوئی بلا آ جاوے جو اسے دبوچ لے اور وہ جل بل کر خاک سیاہ ہو جاوے تو کیسی بری بات ہے۔ اسی طرح کوئی خیرات تو کرتا ہے مگر وہ ان ہدایات کے مطابق نہیں کرتا جو خدا نے بتائے تو پھر سب خرچ اکارت جاویگا۔

ولا تیمموا الخبیث منہ۔ ایک قصہ یاد ہے کسی ملاں کے پاس لڑکا دودھ لایا اس نے کہا تم تو کبھی نہیں لائے آج کیا بات ہے اس نے کہا کتا اس میں منہ ڈال گیا تھا۔

الشیطان یعدکم الفقر۔ بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں اس طرح کے وسوسے اٹھتے ہیں کہ یہ یہ خرچ درپیش ہیں اگر اس طرح سخاوت کی تو پاس کچھ بھی نہ رہیگا۔ اس کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ اگر تم اخلاص قلبی سے خرچ کروگے میں اسے بڑھا دوں گا۔

فحشاء۔ بخل کو کہتے ہیں یہاں یہی معنے ہیں۔

یؤتی الحکمۃ۔ حکمت کا یہی مطلب ہے۔ [illegible]

ویکفر عنکم سیئاتکم۔ ضرور رد بلا ہے۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اس نے کسی سے دو پیسے مانگے۔ لوگوں نے لینے دئے کہ آخری وقت ہے معمولی بات ہے کیا کرتا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور کر کسی مسکین محتاج کو دیدیں۔ ادہر رسہ ڈالا گیا۔ ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں گیا کہ حکم آ گیا کہ پھانسی ملتوی کر دو۔ کچھ باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہو گیا۔ دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۵

قرآن شریف یہ بتا کر کہ کہاں سے دے اور کس مال کو خرچ کرے اب یہ بتاتا ہے

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف

سورۂ آلِ عمران

(پارہ سوم)

من انصاری الی اللہ - اگر کوئی میرے انصار مین سے ہے - تو ادہر چلے جدہر مین جا رہا ہون - یعنی اللہ کی طرف -

الحواریون - مفسرین نے لکھا ہے حواری کہتے ہین دہوبی کو - چونکہ اونہون نے دلون کو صاف کر دیا تہا - اس لئے انہین دہوبی کہا گیا ہے اصل بات یہ کہ جو بڑے خلوص سے اپنی جان پر کھیلنے کو تیار ہون ایسے لوگون کو حواری کہتے ہین

مکروا - یہ آیت یاد رکھنے کے قابل ہے دیکھو اس کی ضمیر بظاہر حواریون کی طرف پھرتی ہے - مگر یہ صحیح نہین - بلکہ ان لوگون کی طرف راجع ہے جو احس منہم الکفر کے مصداق ہین - پس کبھی ضمیر کا مرجع دور بھی ہوتا ہے مکر بمعنی تدبیر ہے - عربی سے ناواقف - ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مصداق اپنی زبان پر قیاس کر کے اس کو اپنے معنون مین لیتے - اور مکر - مکرا - مکرہا کی گردان پڑہتے ہین -

مورخہ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

اس رکوع مین اللہ نے مجہے ایسا انشراح صدر بخشا ہے کہ مین اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے مذاہب کو محض فضل الٰہی سے یقیناً جیت سکتا ہون - اس قدر انشراح مجہے حاصل ہے کہ مین کسی مجلس مین جہان اسلام کے مخالف لوگ بیٹھے ہون - ذرہ بھر بھی تنگ دل نہین ہوتا - تمام دنیا کے لئے یہ قاطع حجت ہے جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا -

یہ آیت قیامت تک اسلام کا بول بالا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے - یہ اس لئے مین نے کہا - تا تمہین اس نعمت کی قدر ہو

انی متوفیک مین تیری روح کو قبض کرنے والا ہون - توفی کے معنے پر حضرت صاحب نے سیر کن بحث فرمائی ہے - میری تشریح کی حاجت نہین آپنے انعامی اشتہار شائع کئے کہ قبض روح سوا کوئی) اور معنے اس کے بلا قرینہ صارفہ بتا دے ایک مولوی نے دہلی مین دفتیت کو پیش کیا - مگر وہ کیسا نادم ہوا - جب آپنے فرمایا کہ کیا یہ ایسی بات ہے جس بات کے توفی ہے -

رافعک الی - لوگ تجہے جہوٹا - کذاب - سفلی زندگی والا سمجہتے ہین - مگر میں تیری روح کو قبض کر کے اعلےٰ علیین مین (ان کتاب الابرار لفی علیین) مقام دون گا -

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ

بس یہ وہ دلیل ہے جس پر ساری دنیا کے مذاہب کا امتحان سے فرماتا ہے کہ مین کرنے والا ہون وہ جو کہ تیری تابع ہین بڑہ کر ان پر جو تیرا انکار کرتے ہین اور پھر یہ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے -

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین یا مسیح کو ماننے والے ہین یا مسیح کے منکر - ان دونون کے درمیان قطعی فیصلہ کی راہ بتا دی کہ مسیح کے ماننے والے منکرون پر غالب رہین گے - چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ عیسائی اور مسلمان مسیح کے ماننے والے یہود پر حکمران ہین - اور پھر اور قومین جو مسیح کی منکر ہین وہ بہی محکوم ہی ہین اور صرف محکوم نہین بلکہ ذلیل - کہ

فاعذبہم عذاباً شدیداً - دنیا ہی مین ان کو عذاب دونگا اور عذاب بھی سخت - چنانچہ یہود کو جو جو عذاب اور دکھ پہونچے وہ مخفی نہین اور یہی دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا ثبوت ہوگا -

ومالہم من ناصرین - پھر یہان تک ہی ختم نہین - بلکہ غیر قومون کی حکومت مین ایسے آئین گے - کہ اور مظلومون کے تو مددگار پیدا ہو جاتے ہین - مگر مسیح کے منکرون کا کوئی مددگار نہ ہوگا - یہ بھی ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین -

من الایت - یہ بات نشانون مین سے ایک بھاری نشان ہے یہان تک تو منکران مسیح کا فیصلہ کیا - کیونکہ کفر واسے مراد مسیح کے کافر ہین - اب سچے اور جہوٹے متبع کا فرق بتلاتا ہے مسلمان کہتے ہین - ہم مسیح کے سچے پیرو ہین اور عیسائی کہتے ہین ہم فرمایا -

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم - عیسائی کی مثال آدم کی مانند ہے

پیدا کیا۔ پھر وہ مر گیا اور مرنے کے بعد کن فیکون
[illegible] زندہ ہوگا۔ اسی طرح عیسیٰ بھی مر چکا اور قیامت کو زندہ
[illegible] کے عقائد یہ ہیں وہی حق پر ہیں۔ اگر تم اوس کی الوہیت
[illegible] میں ہو۔ تو کوئی دلیل دو۔ آدم کا مثیل ہونے سے اس کی بشریت
ظاہر ہے۔ دنیا نے اوس کو دیکھا کہ وہ انسانوں کی طرح کھاتا پیتا اگتا موتا
[illegible] آگیا۔ [illegible] ایسا سے مخاطب [illegible]
[illegible] بات [illegible] ہے۔ [illegible] جو [illegible] اپنے۔
[illegible] آخری فیصلہ بتایا ہے۔
[illegible] مباہلہ [illegible]۔ کاذبوں پر
لعنۃ ڈالیں۔ پھر دیکھیں کس پر خدا کا عذاب آتا ہے اور کون تو اس
[illegible] ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] سواء بیننا وبینکم [illegible] سے معلوم
[illegible] کہ جن [illegible] پیچھے [illegible]۔ تو شرک۔ بت پرستی کا مرض کم ہوتا
[illegible] ایک [illegible] تھا اوسکی [illegible] کیا کرتا تھا مجھ
[illegible] سے کہا کہ کوئی [illegible] ضرور چاہیئے۔ وہ
[illegible] قائم نہ ہو۔ جھگڑے [illegible] نہیں ہو سکتے۔ چونکہ یہ میرا یقین ہے
[illegible] فطرت بے ساختہ بول اُٹھتی ہے۔ اس لئے مین نے کہا
[illegible] ہمارے آتا ہیں۔ ہماری عقلیں [illegible] ایسی نہیں کہ ہمارے قائم کردہ
[illegible] آپکے دل میں بیٹھ سکیں [illegible] لئے آپ خود ہی تجویز فرماوین آپ
[illegible] قائم کریں گے۔ لامحالہ وہ قابل قدر ہوگا۔ یہ مجھے یقین تھا۔ کہ اگر اس
[illegible] معیار قائم کرکے کوئی الجھن ڈالی۔ تو فطرت کی آواز سے اسے
[illegible] دیگا۔ اوس نے کہا مذہب کا پرانا ہونا یعنی جس قدر قدیم
[illegible] پہلے جاوین جو سب سے قدیم ثابت ہو۔ وہی مذہب حق ہے میں نے
کہا بڑا مسئلہ تو خدا ہی کے ماننے کا ہے ہم اس سے باقی مسئلے نکلتے ہیں
[illegible] میں پوچھتا ہوں کہ بت پرستی کو کہان تک قدامت رکھتی ہے اوس نے کہا
[illegible] ہو۔ اسلام سے تو پہلے کی ہے۔ اسلام کو ابھی بارہ سو سال ہوئے
ہیں۔ [illegible] نے کہا اسلام تو فبهداهم اقتده کہکر اپنے تئیں قدامت سے
وابستہ کرتا ہے آپ فرماوین۔ کہ بت پرستی کب سے ہے۔
رامچندر جی کے زمانہ سے [illegible] رامچندر دیوتا کی پرستش
[illegible] تھے۔ اوس نے وشنو کی۔ میں نے کہا اور وشنو؟ کہا برہما
کی۔ میں نے کہا اور برہما۔ کہا ایشور کی۔ اس پر مین نے کہا بس وہ مسلمان

تھے یہی مسلمانوں کا مذہب ہے۔ اسلام کا اہم مسئلہ یہی لا الہ الا اللہ ہی تو ہے۔
یہاں ان آیات میں عیسائیوں سے بحث ہے۔ عیسائیوں کی پرانی
کتاب تو توراۃ ہے اور اس میں تثلیث وغیرہ کا ذکر نہیں۔
مین نے ایک دفعہ ایک عیسائی سے کہا تمہارے اعمال
میں یہ پیشگوئی ہمارے نبی کے حق میں ملتی ہے۔ اوس نے کہا کہ
بے انصافی کرتے ہو۔ یورپ و امریکہ کے لوگ یہ معنے نہیں کرتے
آپ کیوں ان کے خلاف معنے کرتے ہیں۔ مین نے کہا یہ قاعدہ تو
آپ نے خود ہی توڑا۔ جو معنے توراۃ کی پیشگوئیوں کے یہود کرتے
ہیں۔ وہ آپ کیوں نہیں کرتے حالانکہ توراۃ کے وارث وہی ہیں جس
قدر مسیح کی الوہیت کے دلائل آپ کے پاس ہیں ذرا انہیں یہودیوں
کی تعبیر کے مطابق صحیح تو کر دیں۔ اس پر وہ جوش میں آکر بولا وہ
بے ایمان ہیں۔ مین نے کہا ہم آپ کو بے ایمان سمجھتے ہیں۔
یہاں فرمایا۔ کہ یسوع کو خالق ارض و سماء وغیرہ کہنا تو اس زمانے
کی باتیں ہیں۔ آؤ۔ اس اصل کیطرف چلیں۔ جو سب سے پہلے ہے۔
یعنے توحید اس پر ایمان رکھیں۔ یہ بات یاد رکھیں۔ کہ عیسائی مذہب کی کسی
کتاب میں بیٹے نہیں آیا۔ اسی لئے ان کے سمجھدار لوگ عیسائی نہیں
بلکہ مسیحی کہلاتے ہیں۔ کوئی شخص یسوع کا نام ہوا ہے۔ جن کا مسلمانوں
کی کتابوں میں ذکر تک نہیں۔ اس کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں۔ باقی
رہا مسیح سو اس کا آدم ہونا تو شاہدات سے ثابت ہے۔ اس کے خدا ہونے
کی کوئی حجت نیرہ چاہیئے۔ سو کوئی نہین۔ پس تعالوا الی کلمة ....
سواء بیننا وبینکم۔
ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ۔ تین قسم کے
معبود ہیں ایک تو پوپ کو ہی خدا سمجھتے۔ اس کے اختیارات میں معاصی
کی مغفرت کا اعتقاد تھا۔ پوپ ایک زمانہ میں بادشاہ بھی تھا۔ ایک گروہ
مریم کو خداوند کی ماں کہتا اور اس کی تصویر کے آگے سجدہ کرتا ہے۔
ایک روح القدس۔ باپ۔ تینوں کو خدا سمجھتا ہے۔
فرمایا۔ بہتوں کا نوکر اچھا نہیں ہوتا۔ ءارباب متفرقون خیر
ام اللہ الواحد القہار۔ پنجابیوں نے اس نکتہ کو خوب سمجھا ہے
ان میں ایک مثل ہے۔ دو گھروں کا مہمان بھوکا رہتا ہے۔ ارباباً
من دون اللہ کے ماننے والوں کو ہم کہتے ہیں کہ ایک خدا میں آپ
نے کیا کمی دیکھی ہے۔ جو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ ملایا ہے۔ جس میں
کمی ہے۔ وہ الوہیت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔
یا اھل الکتاب لم تحاجون۔ کبھی تو جوش میں آکر کہتے ہیں کہ توراۃ

کی پہلی کتاب سے تثلیث نکلتی ہے۔ وہاں الوہیم آیا ہے۔ پھر دانیال اور
ابراہیم کو بھی تثلیث ماننے والا بتاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ
استنباط تم کرتے ہو۔ توریت سے یہ دونوں ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں
کسی مذہب نے اپنا کوئی نام نہیں رکھا۔ یہودا کی طرف منسوب ہوکر یہودی
کہلائے۔ اور مسیح کی طرف منسوب ہوکر مسیحی۔ اصل میں ایک ہی نام کل مذہبوں
کا ہو سکتا ہے۔ وہ کیا؟ وہی جو مذاہب کا مقصد ہے یعنی راستبازی اور
فرمانبرداری۔ یعنے اسلام۔ جسکی تعلیم میں کسی قسم کا شرک نہیں۔ بلکہ عین فطرت کے
مطابق ہے۔ بچہ جس وقت بالغ ہوتا ہے۔ توکم از کم اتنی سمجھ تو اسے آجاتی
ہے کہ میں اپنا خالق آپ نہیں بلکہ کوئی اور مقتدر ہستی ہے۔ پس یہی وہ فطرت
کی گواہی ہے۔ جس سے شرک کا استیصال ہو جاتا ہے۔

واللہ ولی المومنین۔ ولی معمولی لفظ نہیں۔ قرآن شریف نے
اس کی تفسیر بتائی ہے اور اس کی ایک پہچان بتائی ہے۔
جب اللہ کسی کا ولی بنتا ہے۔ تو اس کی ولایت کا نشان یہ ہے۔
کہ یخرجہم من الظلمات الی النور۔ یعنے انسان جو قسم قسم کی ظلمتوں میں پڑا
ہو ان ظلمتوں سے روز بروز نکلتا جاتا ہے۔ بڑی ظلمت تو یہ ہے کہ ماں
باپ اچھے نہ ہوں۔ پھر دوسرے مربی استاد وغیرہ۔ پھر دوست۔ اشنا۔ پھر
رسم و عادت پھر محبت و بغض۔ پھر شہرت و حرص۔ پھر بخل [illegible] وکسل۔ کسی
کے اوپر بے جا ظلم (الظلم ظلمات) پس ان ظلمتوں سے نکل کر جو نور کی طرف
جا رہا ہو تو سمجھے کہ اللہ میرا ولی ہو گیا ہے۔

وما یضلون الا انفسہم۔ یہ نہیں گمراہ کر سکتے۔ مگر اپنے ہی
ڈھب کے لوگوں کو۔

مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع ۸)

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دو قسم کی طبیعتیں ہوتی ہیں ایک وہ۔
جنھیں اگر عمدگی سے وعظ کیا جاوے تو مان لیتے ہیں اور اگر تشدد کیا جائے
تو انکار کرتے ہیں اور ایک وہ جو دلائل کو مانتے ہی نہیں۔ ہاں دو چار جوت
لگ جائیں تو کہتے ہیں جی ٹھیک ہے۔
ایک زمانہ میں مجھے خیال پیدا ہوا۔ تو میں نے چند لڑکوں سے سوال
کیا۔ اگر کوئی لڑکا بدچلنی کرے تو اس کے روکنے کی کیا تدبیر ہے۔ اس پر۔۔۔
بعضوں نے لکھا۔ کہ اسے نصیحت کی جاوے مگر تنہائی میں اور بعضوں نے
یہ کہا کہ نصیحت کی جاوے مگر عام لڑکوں میں تا اُسے ندامت ہو۔ بعضوں نے
کہا کہ پکڑ کر خوب بید لگائے جاویں تا پھر کبھی ایسی جرأت نہ کرے۔ درحقیقت
سب نے سچ لکھا۔ کیونکہ کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض وہ جو نصیحت ان

لیتے ہیں۔ . . . . مگر دلائل سے
بھی ہیں۔ جنھیں دلائل دیں تو اور بھی بپھر جاتے ہیں۔
شروع کر دیتے ہیں۔ بعض صرف کہنے سے مان ج
دلائل کہنے کو مانتے ہیں۔ بعض صرف خوشی یا توجہ چھوڑ دیے
جاتے ہیں۔ بعض مار کھائے بغیر نہیں سمجھتے ہیں پھر بعض ایسی طب
کے انسان ہوتے ہیں جو دن رات منصوبے سوچتے رہتے ہیں ویسے
بدبخت ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ مگر وہ اسی فکر میں غلطان پیچان رہتے
ہیں کہ فلاں بڑے کارخانے کو نقصان پہونچائیں۔ بس ایسے بدبختوں کا
ذکر اس آیۃ میں ہے۔ انہوں نے ایک تجویز کی۔

وقالت طائفۃ من اھل الکتاب آمنوا بالذی انزل
علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلہم یرجعون
گروہ نے اہل کتاب میں سے کہا۔ بڑے بڑے عمائد یہود جو ہیں۔ یہ سب ملکر
صبح مسلمان ہو جاؤ۔ اور عصر کی نماز کے بعد اس دین کو ترک کر دو۔ اور یہ
ظاہر کرو۔ کہ ہم نے اندر جاکر اس میں بہت سی بدیاں دیکھیں پس اس تجویز
سے یہ چند اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ واپس اپنے دین میں لوٹ آئینگے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ منصوبہ بازیوں کا کچھ فائدہ نہیں۔
ان الھدیٰ ھدی اللہ۔ کامل ہدایت تو وہی ہے۔ جو اللہ کی
ہدایت ہے اور وہ یہ کہ تمہاری مثل ایک اور قوم کو بھی اپنی انعامات سے
نوازا گیا ہے۔ سلطنت۔ نبوت۔
اویحاجوکم عند ربکم۔ بلکہ وہ تمہارے رب کے حجت میں تم پر غالب ہیں
او۔ کے معنے بلکہ کے ہیں۔
ان الفضل بید اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی نسبت بھی فرمایا۔
ما اللہ [illegible] من الناس۔ اور داؤد کے عباد لگاؤ میں جب دشمن
چڑھ آئے تو وہاں یہی فرمایا۔ انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ ہم نے
تمہیں بادشاہ بنایا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ سمجھایا ہے کہ آلہی انتخاب کے خلاف
ریشہ دوانیاں کرنا ہلاکت کا موجب ہیں۔
ومن اھل الکتاب من ان تامنہ (الی) یعلمون۔ ایسے آدمی ہر
مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے جنگل میں ایک عورت کو زیور سے
لدی ہوئی پایا۔ جو راستہ بھول گئی تھی۔ اس نے اسے مقام پر پہونچایا حالانکہ یہی
دسترس رکھتا تھا کہ زیور اتار لے۔ پھر ایسے بھی ہیں۔ جو ایک دینار کو دیکھ
کر دل ثابت نہیں رکھ سکتے۔ ایک صوفی نے شیطان کو عالم کشف میں دیکھا کہ
اس کے ہاتھ میں کئی لگام ہیں۔ پوچھا یہ کیا۔ کہنے لگا۔ یہ لوگوں کو قابو کرنے کے
لئے۔ پھر اس نے کہا تم لوگ تو صرف کان پکڑ قابو کر لئے جاتے ہو۔ نیکی کے

سے آدمیون سے کے لئے شیطان کو بہت آسان ہے جماعت
ہے مگر کئی ہیں کہ ابھی وظیفہ پڑھ رہے ہیں

۔ ۔ امانت مین خیانت کرتے ہین۔ اور اسے شرعی عذر کے نیچے لاکر صحیح قرار دیتے ہیں۔ مومن کو چاہیے کہ وہ ہر حرکت و سکون کے وقت دیکھے کہ اس سے تعظیم لامر اللہ۔ شفقت علےٰ خلق اللہ مین تو کوئی فرق نہین آتا۔

من سبیل ۔ الزام۔

من اوفیٰ بعہدہٖ ۔ وعدہ پورا کرو کسی عیسائی سے کرو یا چوہڑے چمار سے

لا یکلمھم اللّٰہ ۔ محبت کا کلام نہین کریگا۔

ولا ینظر الیھم ۔ نظر شفقت نہین کریگا۔

یلوٗن السنتھم ۔ یہ کئی واعظون کا قاعدہ ہے کہ پہلے کوئی آیۃ پڑھ لیتے ہین اور پھر اپنے مطالب کی بات شروع کردیتے ہین سننے والا سمجھتا ہے کہ ترجمہ کر رہا ہے

کوئی فرد بشر ایسا نہین جسے اللہ کتاب دے۔ پھر وہ الحکم کی باتین پھر والنبوۃ۔ قبل از وقت بعض باتون سے آگاہ کرے اور وہ کہے میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو یہی کہیگا ربانی بنو۔ اس کے چار معنے ہین۔ حکما۔ ہر بات کی تہ کو سوچنے والے علما۔ فقہاء (تقلید کرے تو ایسی کہ دوسرے غلطی مین نہ پڑین) چوتھے معنے یہ دئیے ہین

یصغار انست۔

مورخہ ۲۵ - اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا قرآن شریف ایک نبی کی نسبت پیشگوئیان تو اگلی کتب سے بیان کرتا ہے۔ مگر ورس اور باب کا حوالہ نہین دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت عمدہ جواب سمجھایا۔ میز و تقد دیکر ایک انجیل اسکے ہاتھ مین لی اور کہا کہ اس مین مسیح کی نسبت بعض پیشگوئیان عہد نامہ عتیق سے دیگئی ہین مگر باب اور ورس کا ذکر نہین اُسے غدا جانے اپنی بات یاد نہ رہی۔ کہنے لگا باب اور ورس تو چودہوین صدی کے بعد بنے ہین اس پر مین نے اُسے کہا کہ ذرا ہوش مین آؤ۔ قرآن شریف نے بھی اس وقت ان پیشگوئیون کے حوالے دئے ہین جب کہ یہ باب و ورس نہین تھے وہ بہت ہی شرمندہ ہوا۔

ایک عیسائی عورت سے مین نے پوچھا۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا توریت مین کہان موجود ہے وہ کہنے لگی توریت مین تو کہین ہے نہین۔

مین نے کہا تم پھر اس مذہب کی پابند کس طرح ہو۔ کہنے لگی میرا خاوند پادری ہے۔ میثاق النبیین کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہان کل نبی مراد ہین چنانچہ اعمال باب ۳ آیت ۲۱ مین ہے کہ نبیون نے اس بات کی دعا کی ہے۔ تا تازگی بخش ایام آئین اور ضرور ہے کہ آسمان اسے رو کے رہے۔ جب تک کہ وہ جو تمام نبیون نے کہا پورا ہو۔ اور موسےٰ کی مثیل نبی تھے۔ اس کے دو بڑے فائدے ہین۔ جو لوگ کہتے ہین کہ موسےٰ کی مثیل مسیح تھے اون سے ہم کہتے ہین کہ بقول تمہارے مسیح تو خدا تھا پس خدا کو موسیٰ سے کیا تثلیث ہوسکتی ہے دوم۔ مسیح کو وہ کامیابی کب ہے جو موسیٰ کو ہوئی۔ پھر لکھا ہے یہ پیشگوئی پوری ہونے کے بعد آئیگا۔ یوحنا کی انجیل باب اول مین لکھا ہے کیا تو وہ نبی ہے۔ وہ نبی سے مراد بعض عیسائی دجال لیتے ہین۔ مگر ان کے ریفرینس والون نے استثناء کے باب کا حوالہ دیا ہے۔ جسمین موسےٰ کے مثیل نبی ہونے کا ذکر ہے اور استثناء باب ۳۳ مین لکھا ہے کہ دس ہزار قدوسیون کے ساتھ چنانچہ درج آیا صحابی رسول علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ جب آپ مکہ مین مظفر و منصور داخل ہوئے غرض استثناء باب ۱۸۔ باب ۳۳۔ یوحنا باب اول اعمال باب سوم کے علاوہ یسعیاہ نبی کی کتاب مین سلا کا نام مذکور ہے اور یہ پہاڑی مدینہ مین ہے

کہ د ماتری من و راع سلاً من سعاب۔

۴۲ - ۵ - ۷ - یسعیاہ مین مینڈھے بکرےون کی قربانیان کا ذکر ہے۔ حالانکہ مسیح کے بعد کوئی قربانی نہین اس کے بعد ایک۔ اور یہان تباہی کہ اس نبی کے مخالف بدعہد ہون گے۔ چنانچہ ان لوگون کی کتب مین مذکور ہے۔ معاہدہ کیا ہوتا ہے توڑنے کے واسطے ہوتا ہے۔ معاہدہ موجودہ وقت کی تصویر ہوتی ہے۔ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل کو سورۃ بقرہ مین پڑھو۔ جہان ان کی عہد شکنیون کا مفصل ذکر ہے۔ پھر فسق و فجور کی جڑ ہے

عورتون کی آزادی اور شراب اور یہ دونون باتین اسی قوم مین موجود ہین۔

افغیر دین اللّٰہ ۔ سچے دین کا نشان بتایا کہ اسمین فرمانبرداری سکھائی جاتی ہے

ان علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔ اللہ کی رحمت سے دور۔ یعنے خدا کا اون سے کوئی تعلق نہین رہتا۔ ملائکہ سے بھی دور یعنے کوئی نیکی کی تحریک نہین ہوتی۔ لوگون سے دور۔ یعنے وہ انہین نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔

لن تقبل توبتھم ۔ اس آیت پر بہت بحثین ہوئین ہین۔ مگر میرے نزدیک اس کے یہی معنے ہین کہ وہ جو پہلے توبہ کی ہوئی تھی۔ جب اسے توڑ دیا۔ تو قبولیت کیسی۔

ولو افتدی بہٖ ۔ ہدیہ تو قبول نہین تھا۔ مگر فدیہ بھی نہ ہوگا

یہان تیسرے پارہ کے نوٹ ختم ہوئے ۔

سے اور خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوکر اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از ظہور مجھ کو اطلاع دیتا ہے ۔ اس لئے میں آپ سے آپکی پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جس قدر اور جس طور کی ۔۔ پیشگوئیں عام جلسہ میں آپ تحریر کر کے پیش کریں گے اسی قسم کی پیشگوئیاں اپنی طرف سے میں بھی پیش کروں گا اور فریقین کی پیشگوئیاں اخبار نور افشاں میں چھپوا دوں گا ۔ چنانچہ میاں فتح مسیح نے یہ دعوے کر کے بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے ۱۲ مئی ۱۸۸۲ء روز دوشنبہ دن مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ تاریخ

(اس خط کی نقل نامکمل اتنی ہی ملی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۸) نحمدہ و نصلّی علے رسولہ الکریم ط

عزیزی و محبی اخویم محمد خان صاحب ـ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا اخلاص نامہ پہنچا ـ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جلشانہ ثواب عطا فرماتا ہے ۔ اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن ۔۔۔ لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ تھا جو کچھ وہ پسند کرے وہی بہتر ہے بانشراح دل صبر کرنا چاہیئے تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں ۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھہ سکا ۔ آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے مطمئن رہیں ۔ والسلام ـ ۲۶ ـ اگست سنہ ۶

---

(۹) بخدمت مخدومی مولوی عبد القادر صاحب ! بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جو کچھ آپنے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے ۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں ۔ الدعاء مخ العبادۃ ۔ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو ۔۔۔ رب العرش تک پہونچ جاویں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں ۔ سو اگر خداوند کریم چاہیگا تو یہ عاجز آپکے لئے دعا کرتا رہیگا ۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جسمیں سرگرمی سے دعا ہے ۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مُرید ہے ۔ مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے ہمدردی رہا ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے ۔ غرض پیری مُریدی کی حقیقت یہی دُعا ہے اگر مُرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح ۔ تب کام نکلتا ہے یعنے مرشد کو اپنے مُرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو تا وہ کام کر دکھا دے ۔ سرسری تعلقات سے کچھہ ہو نہیں سکتا ۔ کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا ۔ یعنی ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھہ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے ۔ کہ اگر تم دعا اور غمخواری خلق اللہ نہ کرو ۔ تو تمہارے اجر میں کچھہ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا ۔ کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملیگا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں ۔ بلکہ وہ سب کچھہ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ "لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین" ـ سیپارہ ۱۹ ـ خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے ۔ کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اُٹھاتا ہے ۔ اس سے تیری جان جاتی رہیگی سو وہ عشق ہی تھا ۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھہ پروا نہ کی ۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی حال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے ۔ کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غمخوار بننے کے لائق ٹھہریں ۔ جیسے والدین اپنے بچے کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں ۔ تو ان کی دُعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے ۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے ڈال لیتا ہے کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے ۔ کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے ۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے ۔ سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں ۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لیکر آتی ہیں اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں ۔

فالحمد للہ علی ظاہرھا و باطنہا ۔

خاکسار مرزا غلام احمد ـ ۱۲ مئی سنہ ۸۳ء مطابق رجب سنہ ۱۳۰۰ھ

فارسی خط

بخدمت اخویم مکرم سید امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ تلطف نامہ لطف عنایت نامہ اخویم مولوی محمد تفضل حسین صاحب رسیدہ موجب ممنونی گردید کلماتیکہ از راہنمائی نور ایمان و حسن ظن کہ سیرت اخوان مومنین است حوالہ قلم آں مہربان بہ پیرایہ مدح وثنا شدہ آں ہمہ بنائی انظر را صحیحہ وطہارت باطن آں کرم دلیل کافی است ـ تبتکم الیہا و الزمکم کلمۃ التقویٰ ـ اما سوالاتیکہ تحریر فرمودہ اند ـ در باں شرمندگی دارم کہ بوجہ ملالت طبع و قلت فرصت از ارقام جواب آں طو لے دار و تا صرام و نصیحتے چند کہ درج لطف نامہ است شکر آں واجب است جزاکم اللہ خیر الجزاء و اعطاکم و فاق الہدا والمنی ـ لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشاراتے بسوے آں میفرمایند معنی آں نمیم شاید در وقت تحریر ایں نصیحت عبودیت ایں عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ بندہ نہ از خود راہ اسرار میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود دری چہ کار تا بامرضی مولیٰ است بہر سو کہ میکشد میرود ـ مردہ بدست زندہ است بہر پیچ کہ گردش دہند میگردد و ایں ہم عجب است کہ ہر چہ از اظہار اسرار ملکوت و نعمت حق لا یموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بانبیاء بنی اسرائیل تشبیہ دادہ شدہ اند حرام ناجائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیاء مامور شدہ می آیند و اتمام حجۃ و قطع معذرات منکرین لازم منصب الشان است آری آں گوشہ نشینان کہ باصلاح خلق کاری ندارند و نہ از بہر دعوت حق مامور مے شوند ایشان را ہمیں مناسب است مستور و مخفی دارند اما آنکہ مامور باظہار است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی و نافرمانست ـ قوم ہستند کہ خفا و کتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار کنند مظنہ سلب ولایت ایشان باشد چرا کہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواہد بود بامر اللہ تعالیٰ و قومے دیگر است کہ از خود و نفس خود بکلی مسلوب باشند و بعشق اظہار آلہی ملتہب و معمور ـ ایشان اگرچہ نبی نیستند مگر شان نبوت دارند ـ و مثل انبیاء برائے اصلاح خلق می آیند لاجرم بنائے کار شان بر اظہار است نہ بر اخفا و ادعاء منازل وجاہت و دعوی مقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و مکالمات رحمانی و کشف اسرار روحانی در حق شان مضرتی ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولیٰ و موجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظمی ست غور فرمائند کہ از ائمہ ہدیٰ چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب و رسائل شان موجود اند ـ مثلاً تالیفات و قصائد سیدی عبد القادر رضی اللہ عنہ اشعار فخریہ سید الشہدا در معرکہ کربلا یان تو اتر یافتہ میشوند و چنداں ازیں جنس کلمات پر ہستند کہ نتواں نہفت ہمچنیں جا بجا ایں چنین کلمات و اینچنیں دعاوی عالیہ در کتب ایں قوم مملو اند حاجت زیادت بیان نیست ـ وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ہر کہ برائے اظہار چیزے مامور من اللہ باشد آں اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او براں طعن و تشنیع بعید از کسانے ہست کہ میدانند

تو نہ دیکھے میں جہاں دون * مین ہون اندہیرا تو ہے نور
نور کا پرتو مجھ پر ڈال * مجھکو اندہیری کھوپ سے نکال
عشق کی دولت مجھکو دے * اپنی محبت مجھکو دے

احمدی جماعت کے اصحاب حاضرین وغائبین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس عاجز نے بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ ارادہ کیا ہے کہ قادیان مین سلسلہ کا کچھ کام کرون لہذا چار کام تجویز کئے ہین - جن کی ضرورت کو خلیفۃ المسیح نے بھی تسلیم فرماکر خود جیب خاص سے دو سو ساٹھ روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے وہ کام یہ ہین کہ خلیفۃ المسیح کے نام سے ایک مسجد باہر مدرسہ اور بورڈنگ کے قریب طیار ہوگی - جس پر کم وبیش پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا اور ایک مردانہ ہسپتال جس کا نام ہمارے اخبارون نے ناصر وارڈ بغیر میری اطلاع کے رکھدیا ہے - جس پر پانچہزار سے زائد روپیہ خرچ ہوگا - ایک زنانہ ہسپتال جس کا نام ام المومنین وارڈ رکھا گیا ہے اس پر بھی کم وبیش پانچہزار روپیہ کا خرچ کا اندازہ کیا ہے - دور الضعفا یعنی غریبون کی چند جھونپڑیان جو غریب مہاجرین کے آرام کے لئے بنائی جاوین گی - جسمین وہ بلا کرایہ آباد ہون گے - یہ چار کام ہین - جن پر بیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے اور یہ کل روپیہ ستثنا ہی جنرل ہسپتال کے جس کا روپیہ احمدی اور غیر احمدیون سے حاصل ہوگی - بلکہ سرکار سے بھی کچھ ملنے کی اُمید ہے - اور کل روپیہ ہمارے احمدی بہائی ادا کرین گے اور آج تک جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ کل ایک ہزار ہے اور لاہور امرتسر قادیان یا اس کے اطراف سے ملا ہے اب کل جماعت کو ... اشتہار دیا جاتا ہے کہ وہ مجھے امداد دین اور میرا ہاتھ بٹائین - عمر کا اعتبار نہین جو نیکی ہو جاوے وہ غنیمت ہے - اس تحریر کو دیکھ کر فوراً جو کچھ خدا تعالیٰ توفیق دے فرداً فرداً یا جماعت ملکر قادیان مین اس عاجز کے نام یا محاسب کی معرفت بھیجدین - مین بھی جلد اپنی زندگی مین ان کامون سے فارغ ہون اور دوبھی سبکدوش ہون - اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ کریم ورحیم رب آپ سب صاحبون کے ہاتھون اور دلونکو ان نیک کامون کی امداد کے لئے فراخ کردے

آمین یا رب العالمین

قادیان

ایک پرچہ اہل حدیث پر نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے

آج جبکہ مین اپنے بہائی مولوی حکیم محمد سجاد حسین صاحب کے پرانے کاغذات کو دیکھ رہا تہا اوس مین اہل حدیث کا ایک نمبر بابتہ ۵ مئی ۰۸ء نکل آیا - چونکہ امرتسری مکذب کو سلسلہ حقہ سے وہی ... مناسبت ہے جو کہاد کو کسی اچھے کھیت سے ہوا کرتی ہے یا یہ یون سمجھئے کہ جو مناسبت ابولہب اور ابوجہل کو اسلام سے ہے اس لئے مین نے یہ خیال کرکے کہ دیکھین ہمارے مہربان نے اس پرچہ مین کس قدر افترا کرکے اپنے سیاہ شدہ نامۂ اعمال کو اور سیاہ کیا ہے دیکھنا شروع کیا - مضمون کا ہیڈنگ ہے - "مرزا صاحب قادیانی کی موت" پڑہتے ہی خیال گزرا کہ شائد یہ پرچہ مسیح الثقلین علیہ الف الف سلام کے رفع کے بعد شائع ہوا ہے اور اس مین بہت افتراؤن کے بعد آپ کی وفات کی خبر لکہی ہوگی - لیکن تمام وکمال مضمون پڑھ کر معلوم ہوگیا - کہ یہ امرتسری یہودی کے افتراؤن کا ایک گند ہے جو اوس نے اپنے ناپاک دل سے نکالا ہے اور گو اس وقت حضرت صاحب مرفوع نہین ہوئے تھے - لیکن تاہم آپنے برٹش گورنمنٹ کے چار الاکہ وفادار رعایا کا صرف اس وجہ سے دل دُکہایا ہے کہ ہم مثل مولوی ثناء اللہ اور اون کے دیگر ہم خیالون کے کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے اُمیدوار نہین - بلکہ خلاف اس کے ہم سمجھتے ہین کہ جو آنے والا تہا آچکا اور صلح لیکر آیا اور شہزادۂ صلح کہلایا - اللّٰھم بارک علیٰ محمدؐ وعلیٰ خلفاء محمدؐ بارک وسلم - مضمون کا ہیڈنگ تو ہے "مرزا صاحب قادیانی کی موت" جس سے لوگون کو دہوکہ دینا مقصود ہے یا پہر دل کے جلے پہپہولے پہوڑنے اور اس مین آپ بہت کچھ خرافات اور ہذیانات بکنے کے بعد اپنے دوست یا یون کہئے سنگ زرد برادر شغال ڈاکٹر مرتد کی اُس پیشگوئی کو شائع کرتے ہین جو بوجہ جہوٹا ہو جانے کے اس کے ماتھے پر اور نیز ثناء اللہ کے ماتھے پر کلنک کا داغ بنکر ثابت ہو رہی ہے -

اس مضمون مین ہم اون گالیون اور افتراؤن اور بہتانات کا تو ذکر کرنا پسند نہین کرتے - جو تمام مضمون مین از سرتا پا بہرے پڑے ہین ہان ہم ان امور کا ضرور ذکر کرین گے جہان صداقت بزبان جاری والا معاملہ ہے اور نیز مولوی صاحب ایک بہت بڑے جہوٹ کو کہولین گے -

آپ لکھتے ہین - یہ بہی لکھا تہا کہ مجھے وحی الٰہی نے متنبہ کردیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہین گے - "خس کم جہان پاک" ہم نہین سمجھ سکتے کہ ایڈیٹر صاحب نے "خس کم جہان پاک" کہان سے لئے ہین جو اپنے دوسرے کے الفاظ ثابت کرنے کی غرض - ان ورڈز کا ماز مین ظاہر کئے ہین - یا تو امرتسری کسی کتاب یا تحریر حضرت صاحب کا حوالہ معہ صفحہ وسطر دے ورنہ پہر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا طوق اپنی گردن مین ہمیشہ کے لئے پڑا ہوا سمجھے - اسی کے ساتھ آپکے قلم سے کچھ صداقت بھی ظاہر ہوئی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہین -

مرزا ہوا ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے - جو قرآن شریف نے ہم کو بتایا ہے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم -

اب ہمارا یہ سوال ہے کہ میان ثناء اللہ نے قرآن شریف کا یہ معیار اپنے دوست ڈاکٹر مرتد کے لئے تو درست سمجھا - لیکن کیا آپنے حضرت صاحب کے دعوے کے متعلق بھی قرآن شریف کی اس آیت کو اپنا معیار بنایا ہے کیا اس نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تمام پیشگوئیان کیسی پوری ہوتی چلی جاتی ہین اور آپ کے مخالفون کا کیا انجام ہوا ہے اور اب ہو رہا ہے اور آپ کی جماعت کس طرح صداقت پر نہ صرف قائم ہونیکی وجہ سے روز افزون ترقی کر رہی ہے - پہر اس کے بعد آپ حضرت صاحب کے الہام مبارک مباش ایمن از بازئی روزگار لکھتے ہین - بلکہ یون کہئے کہ صداقت بر زبان جاری والا مضمون ہوتا ہے - کاش مولوی ثناء اللہ اسی الہام اور پہر اس پر اپنی تصدیق کو دیکھتے اور خدا کیواسطے غور کرتے کہ صادقون کے الہام کیسے پورے ہوتے ہین - اور پہر اون کی صداقت پر اس کے دشمنون کی کیسی مُہرین لگتی ہین اور کاذبون کے شیطانی وسواس کیسے جہوٹے ہو کر ان کے لئے لعنت ثابت ہوتے ہین - یہ مضمون مین لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تہا کہ مجھے اپنے پرچے مین ایک دوسری جگہ

کی قلم سے نکلا ہوا ایک عجیب جملہ نظر پڑا۔ جس سے مجھے معلوم ہو گیا ۔ کہ گو مخالف حضرت صاحب کے خیالات کی نزدیک کسی دنیاوی خیال یا شقاوت ابدی کی وجہ سے ہوں ۔ لیکن در اصل اون خیالات کی سچائی سے مجبور ہو کر کبھی نہ کبھی شہادت دے ہی دیتے ہیں ۔

آپ اپنی اور حنفیوں کی لڑائی کی وجہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ۔ ”کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین بخاری کی توہین ہے ۔ کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسمٰعیل شہید پر ۔ ۔ ۔ ۔ گالیوں کی بوچھاڑ ہے“ اس میں صرف ایک لفظ ”خاتم الشہداء“ قابل غور ہے ۔ اور اسی کی بابت ہمارا سوال ہے کہ آپ کا یہاں کیا مطلب ہے ۔ کیا اب کوئی شہید نہ ہوگا اور شہادت اسی طرح مولوی صاحب ممدوح پر ختم ہوگی جس طرح آپ کے خیال کے موافق حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا اختتام سمجھتے ہیں اگر آپ کا یہ مطلب نہیں ہے تو مولوی صاحب ۱۵ یوم کے اندر جواب دیویں ۔ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس کا جواب دینا مولوی کا ذکے لئے موت احمر ثابت ہوگا ۔ مولوی صاحب اگر آپ کا قرآن شریف پر ایمان ہے ۔ اگر آپ روز جزا کو حق سمجھتے ہیں تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ آپ ان سطور کو ۔ ۔ ۔ ۔ ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور ذرا سونے کے قبل غور کریں کہ اب تک آپنے کیا کیا اور کیا نتیجہ پایا ۔ اور اب کیا پا سکتے ہیں ۔ سنو ! اور یاد رکھو کہ بائیبل کی پیشگوئی کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا ۔ وہ عمارت کے کونے کا پتھر ہو گیا ۔ بہت صحیح ہے اور سلسلہ کی بہت کچھ صداقت آپ پر کھل گئی ہوگی اور بہت کچھ اب کھلتی جائے گی یہ ضرور ہے کہ سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ کا اخبار ضرور جھک گیا ہوگا ۔ لیکن یہ دنیا چند روزہ اور تھرحق قریب ہے ۔ ع

تو مشو مغرور از خصم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

راقم خادم جماعت احمدیہ محمد عثمان احمدی
مقام للت پور ۔ ۱۴ جون

رسید زر

(از یکم اپریل تا اخیر اپریل)

منشی محمد اسلام صاحب ۲۲۷۴ للعہ
فیروز الدین صاحب ۲۲۳۰ ع
ڈاکٹر سید عالم شاہ صاحب ۲۲۸۴ عہ۸ر
سید احمد حسین صاحب ۲۳۹ بقایا للعہ۸ر
ملک محمد دین صاحب افسر انہار ۲۱۰۷ للعہ
محمد علی صاحب کوہاٹ ۸۴۰ ۸ر
سیٹھ کریم بخش صاحب ۴۹۰ بقایا ع
میاں عبد العزیز صاحب ۱۹۴۸ ع
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۶۶ للعہ
حافظ احمد دین صاحب ۱۹۶ ع
بابو عبد المجید صاحب ۹۹۶ سے ر
فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ ع
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ
میاں جلال الدین صاحب ۱۱۲۱ للعہ
منشی غلام نبی صاحب رس ۲۲۱۴ عہ۴ر
میاں خدا بخش صاحب ۱۸۵۷ عہ
حکیم شاہ نواز صاحب نمبر ۲۱۰ للعہ
میاں غلام حکم صاحب ۹۴۹ عہ۸ر
نور الحسن صاحب ۷۰۸ للعہ
منشی طفیل احمد صاحب ۱۹۰ عہ۸ر
منشی امام الدین صاحب ۸۳۰ للعہ
میاں پیراندتا صاحب ۱۰۹۱ ع
منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ ع
منشی احمد الدین صاحب ۱۴ بقایا عہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۸۲ ع
مفتی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ ۸ر
میاں سلطان بخش صاحب ۲۲۰۹ عہ۵ر
مرزا سلطان احمد صاحب قصور ۹۸۵ ع۱۲ر
منظور عالم نسیم احمد صاحب ۱۹۹۴ عہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ ع
بابو نظام الدین صاحب ۱۸۱۴ ۸ر
میاں غلام نبی صاحب ۳۷۷ ع
نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ عہ۴ر

منشی غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ ع
محمد یحییٰ و محمد یعقوب ودیگران ۷۴ ۸ر
عمر الدین و امیر الدین خیاط ۴۹۲ للعہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ ع
میاں شیخ حسن صاحب ۴۵۴ ع
شیخ موسیٰ صاحب ۱۲۰۷ ع
منشی محمد دین بزاری ۹۹۴ ع
چودہری فتح محمد خان ۲۳۰۴ للعہ
منشی عمر الدین صاحب ۲۱۱۵ عہ۸ر
بابو محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ۶۱۷ ع
میاں مدد علی صاحب ۱۱۴۰ للعہ
منشی کریم اللہ صاحب ۱۱۷۴ سے ر
میاں نقیر محمد صاحب ۳۰۵ ع۸ر
نصر الدین صاحب ۱۱۸۳ عہ۸ر
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۱۰۸۴ للعہ
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ۱۰۱۴ ع
چودہری محمد صفی جان رئیس ۲۲۵۷ ع۸ر
خان عبد الکریم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
میاں مراد علی صاحب ۱۰۵۵ ع
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ ع
احمد نثیر خان صاحب ۳۷۴ ع
منشی احمد خان صاحب ۲۲۷۹ للعہ
میراں شاہ صاحب ۲۳۰۳ عہ۴ر
محمد حیات صاحب ۲۶۴ ع
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب للعہ
میاں محمد علی صاحب ۱۹۴۱ ع۸ر
مولوی الزار حسین خان صاحب ۳۶۷ ع
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ للعہ
محمد شفیع و فضل الٰہی صاحب ۱۳۰۰ ع
عبد الرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۹۳۶ ع
عطار محمد صاحب لاہور ۱۶۴۵ ع
محمد علی خان صاحب شاہجہانپور ۱۰۴ ع۸ر
محمد نمبر دار رکھ کھوہ والا ۲۱۰

سید محمد شاہ نواز صاحب ۱۵۶۶ ع
امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ ع
غلام احمد خان صاحب ۱۴۷۱ ع
شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ ع
میاں عبد الرحمان صاحب ۲۳۰۸ للعہ
چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ۱۲۶۶ ع
منشی عزیز الدین صاحب ۱۶۵۷ ع
سید نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ ع
ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳ للعہ
احمد الدین صاحب ۱۵۴ عہ۴ر
منشی عمر حیات صاحب ۱۸۵۲ ع۸ر
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۴۷ صمہ
حکیم محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ع
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ ع
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ ع۸ر
میاں الٰہ بخش صاحب ۱۲۵۹ ع
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ ع
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ
حکیم محمد یسین صاحب ۳۵۵ ع
حافظ حسین صاحب دموہ ۲۳۰۶۵ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ع
شیخ غازی الدین صاحب ۸۴۹ للعہ
منشی نثار احمد صاحب ۲۲۷۱ ع۴ر
چودہری محمد علی صاحب ۴۰۴ ع
دولت خان صاحب ۱۶۹۴ ع
چودہری حسین بخش صاحب ۵۲۳ للعہ
شفیق الدین صاحب ۷۵۱ للعہ
بابو نقیر علی صاحب ۱۹۲۳ ع
سید جلال صاحب بربرہ ۴۷ صمہ
عبد الحمید صاحب ۱۸۲۵ ع
منشی عبد الحکیم صاحب ۹۰ بقایا ع
منشی عبد الرحمان صاحب ۱۴۹۷ ع
شادی نمبر دار صاحب ۱۲۱۲ ۸ر
فرزند علی صاحب ۱۸۵۷ ۸ر
دیبا ولد کوڑا سرہانہ کلان عہ۸ر
غلام صفدر ۲۱ ع

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۲)

منافقوں کے علاوہ ایک طرف یہود کے تین قبائل - بنو قینقاع - بنو نضیر - بنو قریظہ - دوسری طرف پادری جن کا لارڈ بشپ ابو عامر ہرقل سے تعلقات رکھتا تھا - اس طرح پر اس سلطنت کا مددگار تھا - پھر مدینہ کے مشرک اوس و خزرج تھے - پھر یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ ... اسے تجارت کے بہانے سے ادھر ادھر گھومتے اور ریشہ دوانیاں کرتے پھرتے تھے - اور قوموں کو کساتے پھرتے پھر ایران کے بادشاہوں سے ان کی سازباز تھی ان کو حضرت نبی کریم کی جماعت پر برانگیختہ کرتے رہتے - چونکہ دشمنوں کا یہاں تک زور تھا - اسیواسطے بلغ ما انزل الیک من ربک واللہ یعصمک من الناس کا ... ہوا - اپنے ... اللہ تعالیٰ تیرا حافظ ہے -

بہرحال ان حالات میں ... دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... نے رؤیا دیکھی ہے اس سے خدشہ معلوم ہوتا ہے پس باہر نکل کر نہیں لڑنا چاہیے - مگر بعض تیز طبیعت صحابہ نے عرض کیا نہیں حضور باہر ہی چلنا چاہیئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کا جوش دیکھا تو فرمایا ... - آپ نے دو زرہیں پہن لیں - صحابہ یہ دیکھ کر ڈرے اور سمجھ لیا کہ امر بہت خطرناک معلوم ہوتا ہے پھر عرض کیا کہ حضور اندر ہی لڑینگے آپ نے فرمایا نبی جب کسی چیز کی تیاری کر لیتا ہے تو رک نہیں سکتا - اب یہاں اس موقعہ کا ذکر ہے -

تبوی المؤمنین مقاعد للقتال - تو بٹھاتا تھا - مومنوں کو جگہ بہ جگہ جہاں انہیں کھڑے ہوکر لڑنا چاہیئے اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ - مناظرہ - مباحثہ بے شک کرو - مگر اپنے امام کی منشاء کی ماتحت - کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں -

اذ ھمت طائفتان - یہ گروہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے - خدا نے پردہ پوشی کی انہوں نے خود ہی اپنے نام بتائے کسی نے کہا - تفشلا کے الزام کے نیچے آنا - کیوں ظاہر کرتے ہو کہنے لگے - واللہ ولیھما کی خوشخبری خوش نہیں رہنے دیتی مومن انسان کبھی کبھی کمزور ہو جاتا ہے یہ جنگ کا موقعہ پھر شہوت کا مقابلہ غیظ و غضب کا مقابلہ - بزدلی کا مقابلہ - یہ ایسی باتیں ہیں کہ بڑے ابتلاء کا مقام ہیں -

اب نظیر دیتا ہے کہ بدر میں جب تم تھوڑے اور بیقدر تھے عمائد مکہ پر فتحیاب ہو چکے پس تم اللہ کو اپنا سپر بناؤ وہ تمہیں ہلاکت سے محفوظ رکھیگا -

ثلثۃ آلاف من الملائکۃ - ہندوستان میں سید صاحب اور مصر میں مفتی عبدہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے ...... جنہوں نے ملائکہ سے انکار کیا ہے یہ اندر دنی نادان دوست ہیں - حالانکہ ملائک کا اعتقاد ...... تمام انبیاء کی تعلیم کی جزو ہے اور نبوت کی سیڑھیوں میں پہلی سیڑھی تو یہی ملائکہ پر ایمان ہے میں اس کے متعلق پہلے مفصل سنا چکا ہوں -

مسومین - ان کو نشان لگا ہوا ہے -

بخمسۃ آلاف من الملائکۃ - جوں جوں انسان کا قرب اللہ سے بڑھتا ہے توں توں ملائکہ سے زیادہ تعلق پیدا ہوتا ہے اس لئے صبر و تقویٰ سے کام لینے پر بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرمایا -

مورخہ ۵ - مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۵)

تھوڑی سی ... باتوں کا امتحان کیا جاتا ہے - اس زمانہ میں تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ ہر امر کے لئے امتحان لیا جاتا ہے امتحان کے معنے ہیں کسی کی لیاقت کو جانچنا اور اس کا بہ ... ایک جگہ فرمایا ہے - اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ - پھر ایک امتحان کا ذکر بقرہ میں کیا ہے ان اللہ مبتلیکم بنھر -

ایسا ہی یہاں جہاد کے لئے ایک امتحان ہے کہ سود لینا چھوڑ دو کیونکہ ...... بیاج خور مال میں وسعت حوصلہ سے کام نہیں لے سکتا اور جو مال خدا کی راہ میں نہیں چھوڑ سکتا وہ جان کیوں کر دیگا پس یہاں فرمایا کہ اول تو تم سود کو چھوڑ دو -

ربوا کے لفظ پر بعض لوگوں نے بحث کی ہے کہتے ہیں کہ ربوا کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کئے ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ کیا قرآن کے لفظ لفظ کے معنے حدیثوں میں آئے ہیں جب خدا تعالیٰ ایک چیز کو حرام فرماتا ہے اور اسکی خلاف ورزی کو خدا سے جنگ قرار دیتا ہے تو کیا وہ ایسا لفظ تھا جس کے معنے لغت عرب سے واضح نہ ہوتے ہوں نقدی کے اوپر میعاد معینہ کے لحاظ سے زیادہ لینا سود کہلاتا ہے -

ان بعض باریک باتیں بھی ہیں جو عام فہم نہیں ہیں - مگر تاہم کوئی ایسی مشکل بات نہیں - بعض نابکار لوگ کہتے ہیں - کہ سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا حالانکہ بارہ سو برس (بارہ سو برس میں نے اس لئے کہا کہ تیرہویں صدی میں مسلمانوں

سے سود لینا شروع کردیا) کا تجربہ بتاتا ہے کہ بغیر سُود کے سب کام چل سکتے ہیں میں اس بات کا گواہ موجود ہوں کہ بغیر ربوا کے لینے اور دینے کے انسان تمام کام کر سکتا ہے۔

میں نے بہی ملازمت کی۔ کاشتکاری بہی کی۔ تجارت بہی کی۔ لاکہہ لاکہہ روپے کی تجارت کی۔ مگر مجھے کبھی سُود کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایسے ایسے وقت بہی مجہ پر گذرے ہیں کہ رات کو کہانے کے لئے سامان نہیں۔ مگر پھر بھی میرے مولی نے میری دستگیری کی۔

اضعافاً مضاعفۃ۔ اسکے ترجمہ کے لئے میں نے بہت غور کیا "بڑہ بڑہ کر" سے زیادہ کوئی لفظ اس مفہوم کو ادا کرنے والا نہیں یہ معنے کرنے کہ ایک کے سات سو پھر سات سو کا دگنا جو دو سو ایک روپیہ پر بیاج لینا منع ہے بہت ہی حماقت ہے

ایک سود کی وہ قسم بھی ہے جو لینا پڑتا ہے مثلاً ملازموں کی تنخواہ سے کچہہ حصہ کاٹا جاتا ہے۔ بینک کا سُود ہے اُسے میرے خیال میں مال غنیمت سمجھنا چاہئے اور اسے کسی نیک کام میں لگا دینا چاہیئے۔

اعدت۔ امام ابو حنیفہ ایک عظیم الشان امام گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں اخوف آیۃ عندی فی القرآن۔ اس لئے کہ جہنم تو بے ایمانوں کے لئے ہے پس یہ مؤمنوں کا ڈر کیوں ہو۔

وسارعوا الی مغفرۃ۔ اللہ کی رسول کی اطاعت کرو اگر کوئی غلطی ہو جاوے تو بخشش مانگو۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ ایک تو یہ بات ہے کہ غیظ و غضب پی جائے یہی اس سے بڑھکر ایک اور درجہ ہے کہ نہ صرف اپنے جذبات کو روکے بلکہ معاف بہی کر دے۔ حضرت عائشہ کے معاملہ میں حضرت ابوبکر اپنے ایک بہائی پر ناراض ہوگئے۔ اور اس کا وظیفہ بند کر دیا۔ خدا نے فرمایا۔ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم۔

فاحشۃ۔ ایسی بدی جسے کہلم کہلا لوگ بُرا سمجہیں۔

لا تھنوا۔ نفس کے مقابلہ میں اور دشمن کے مقابلہ میں سستی اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

مورخہ ۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

جنگ احد میں نبی کریم ایک گھمسان میں تھے کسی نے یہ غلط خبر اُڑا دی کہ نبی کریم قتل ہوگئے اتنے بڑے عظیم الشان شخص کے قتل کی خبر عین معرکہ جنگ میں ہوش اُڑا دینے والی ہونی ہی تہی بعض تو حیران رہ گئے بعض جان توڑ کر لڑے بعض نے ہمت ہار دی۔ اللہ جلشانہ ان کو فرماتا ہے۔ آخر محمد رسول اللہ۔ رسول ہی ہیں اگلے رسول بہی مرچکے۔ گو یہ مسلمہ بات ہے کہ نبی گھمسان میں نہیں مارا جاتا۔ مگر فرض کرلو کہ وہ فوت ہوگئے یا مارے گئے تو کیا وہ دین جو تم نے قبول کیا وہ چھوڑ دوگے اور پھر اس بت پرستی کی طرف لوٹ جاؤگے۔

کاین من نبی۔ یعنی کس قدر نبی ہیں بہت ہیں۔

وما استکانوا۔ استکان میں بحث ہے بعض اسے کون سے کہتے ہیں۔ میرا بہی یہی اعتقاد ہے بعض سکون سے۔ مگر اس صورت میں اسکنوا بنیگا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں نہیں ہوئے

ربی۔ امام۔ نیک لوگ۔ جماعت۔

مورخہ ۸۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

انسان میں دو طرح کی طاقتیں ہیں ایک وہ جو اس کے دخل و تصرف کے نیچے ہیں ایک وہ جن پر اس کا کچہ تصرف نہیں۔ نیکی کی راہ انسان دکہ مصیبت کسی بزرگ کے کلمہ یا الہام سے سمجہ لیتا ہے۔ نیکی سے روکنے کے اسباب بھی ہیں جنمیں نفس۔ شیطان۔ معاندان حق شامل ہیں۔

ان تطیعوا الذین کفروا۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا نفس سے لیکر خدا کے کہلے منکروں تک۔ اگر ان کا کہا مانوگے یا ان کی ترغیب کے آگے دب جاؤگے تو چونکہ انسان ایک حد تک ٹھیرتا نہیں اس لئے نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ ایمان سے تم بُعد میں پڑجاؤگے

بل اللہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ اگر مولی سے تعلق رکہوگے تو وہ دشمنوں کے مقابلہ میں تمہیں نصرت بخشے گا چاہیئے کیا؟ یہ کہ کفار کے سامنے ایسے ہو کہ تمہارا رُعب اُن پر پڑجائے اور جیسے جونک پتھر پر کچہ اثر نہیں کرسکتی اسی طرح کفار کا تم پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی یہی تفسیر ہے۔

اذ فشلتم۔ احد کی پہاڑی میں جہاں جنگ تہی۔ احد کے مشرق کی طرف کفار تھے۔ ایک درہ تہا پہاڑی پر۔ آپ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے ۵۰ آدمی مقرر کئے کہ فتح ہو یا شکست ہو تم لوگوں نے یہاں سے بغیر میرے حکم کے نہیں ہٹنا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی یہ سمجہے کہ اب کیا ضرورت ہے وہاں سے نکل آئے

فشلتم۔ پہسل گئے۔

تنازعتم۔ افسر نے کہا کہ ٹھہرو۔ دوسروں نے کہا اب کیا ضرورت ہے بس یہ جھگڑا تہا۔

ولقد عفا عنکم۔ قریب تہا کہ خمیازہ اُٹہاتے۔ مگر ہم نے درگذر کی۔

غماً بغم۔ بڑا غم۔ دوم یہ کہ ایک غم کے بدلے جو تمہاری نافرمانی نے رسول کو پہونچایا تم کو بہی پہر غم ہوا۔ تکلیف اٹھائی شکست کہائی۔

لکیلا تحزنوا۔ یہ سب کچہ ہمیں ہوگیا اتنے میں ہی خیر گذری۔ تاکہ تم غم نہ کرو۔

مورخہ ۹۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

لو کان لنا من الامر شیء۔ اگر ہوتا ہمیں حکومت سے کچہ حصہ

ما قتلنا ھھنا۔ یہ فقرہ قابل غور ہے۔ جو قتل ہوچکے ہیں وہ تو بولتے نہیں

سکتے یہ وہی بات ہے جو مین پہلے ہی بتا چکا ہون کہ ضمیرین متکلم کی ہون یا غائب کی یا مخاطب کی۔ اپنے شل کے معنے ہی رکھتی ہین۔ جیسے اذ قلتم یا موسیٰ لن نصبر علے طعام واحد۔ مین مخاطب وہ نہین جنہون نے کہا کہ موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہین کر سکتے۔

ولیبتلی۔ "تا ظاہر کرے" قرآن مین ایک جگہ ابتلا کا محاورہ ہے۔ جہان فرمایا۔ یوم تبلی السرائر۔

لیمحص۔ خالص کر کے دکھا دے۔

ببعض ما کسبوا۔ یہ عجیب مسئلہ ہے کہ نیکی کی توفیق نہین ملتی۔ نماز مین لذت نہین آتی۔ مصیبت پر مصیبت پڑتی رہتی ہے۔

انسان پہلے خود ایک بدی کرتا ہے پھر اس بدی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ دوستی پیدا کرتا ہے بس یہ تعلق شیطان ببعض اکسبوا کا [illegible] ہے۔ قرآن نے اس مسئلہ کو کئی رنگون مین بیان کیا ہے۔ شیطان کسی کے پھسلانے کی اس وقت کوشش کرتا ہے جب وہ پہلے کسی بدی کا ارتکاب کرے چنانچہ فرمایا۔ فلما زاغوا۔ ازاغ اللہ قلوبہم۔ دوسری آیت۔ واما الذین فی قلوبہم مرض [illegible] رجسا علی رجسہم۔ ہمنے بعض شخصون کو دیکھا ہے کہ ایک وقت تھوڑے [illegible] کا کام بھی کئی پردون مین چھپ کر کیا ہے۔ پھر یہان تک بڑھے ہین کہ [illegible] اور رنڈیون کے ساتھ شطرنج کھیلتے دکھائی دینے مین باشرم پرسوا ہے۔ ایک شخص [illegible] مبتلا رہین پڑ گیا۔ اس کی ہدایت کا موجب یہ آیت ہوئی۔ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ۔ برق کی طرح اس کے دل مین اتر گئی اور سب [illegible] کو چھوڑ دیا۔ انسان جب بدی کرتا ہے اور اس سے باز نہین آتا تو پھر [illegible] کی نظر مین بدی ہی نہین رہتی۔ ایک شخص [illegible] شریعت [illegible] کو تو [illegible] تھا کہ اوپر سے اس کا ایک دوست آیا اور کہا کہ فلان نے مقدمہ دائر کر [illegible] کہ تم بھی ایک دعوے دائر کر دو۔ ہم گواہون کا انتظام خود کر لین گے [illegible] گواہ مہیا کر لین گے۔ میں دیکھا ہے کئی آدمی بے وجہ جھوٹ بولتے ہین اس جھوٹ بولنے سے نہ انکی عزت کو کچھ فائدہ پہونچتا ہے نہ مال مین زیادتی ہوتی ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔

ما ماتوا وما قتلوا۔ یہ کہنا حقیقت مین بڑی بھاری غلطی ہے کہ فلان جگہ نہ جاتے تو یون نہ ہوتا۔

لیجعل اللہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ بنا دے۔

وشاورہم فی الامر۔ بڑے بڑے ذی وجاہت اور فہیم لوگون سے بھی کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ قرآن سے [illegible] نہین چاہیئے بلکہ بدستور انہین مشورہ مین شامل رکھنا چاہیئے

ما کان لنبی ان یغل۔ یہ جو تم نے پہاڑی کو چھوڑا۔ تو کیا تم کو نبی پر اعتبار نہ تھا کہ وہ تمہارے حصہ کی حفاظت نہ کرین گے۔

ہم درجت۔ وہ انبیاء بڑے درجہ والے ہین

یزکیہم۔ اپنی توجہ سے مزکی بنائیگا۔

سورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء

(رکوع ۸ رکوع ۹)

بہت سے لوگ ہین کہ انہین دنیا کے کامون مین بہت تکلیف پہونچتی رہتی ہے مگر اس کام کو چھوڑ نہین دیتے لیکن اگر دین مین کچھ تکلیف پہونچے تو بہت جلدی بیدلی ظاہر کرتے ہین۔

مین ایک بزرگ سے پڑھتا تھا جو ہمیشہ سفر مین رہتے جب وہ کہین جاتے مجھے بھی ساتھ جانا پڑتا۔ ایک دفعہ کسی شخص کی بھینس چرانے گئے چورون کا پتہ مل گیا۔ ہمارے استاد کو سفارش کے لئے وہ لوگ جن کا نقصان ہوا تھا لے گئے وہان جا کر انہون نے بہت کچھ کہا مگر چور یہی کہتے کہ بدلے کی دینی ہے اصل نہین دیتے اور وہ گاؤن ایسا تھا کہ اس مین سب مال چوری ہی کا تھا۔ ہمارے دوست ایک اور طالب علم تھے جو اولاد مین سلطان باہو کے . . . . . . تھے انہون نے کہا ہم خود کچھ انتظام کرتے ہین یہ لوگ مولویون کی بات نہین مانتے تم میرے ساتھ چلو۔ وہان جا کر تم نے اذان آج [illegible] کہی نہین کل۔

چنانچہ ہم گئے اور ایسا ہی کیا ایک نوجوان نے حیرت سے پوچھا کہ کیا بات ہے، میرے دوست نے کہا یہ قریشی ہین اور پہلے مین تمہارے گھر اذان دیتے اس نے کہا خدا کے لئے ذرا ٹھہر جاؤ اور وہ ڈرتا ہوا گھر گیا کہ غضب ہو گیا ستم ہو گیا۔ چنانچہ وہ لوگ ہمارے استاد کے پاس گئے اور کہا کہ ہم یہین [illegible] مین خدا کے لئے ہمارے گھر اذان نہ کہو۔ آخر انہون نے مانا [illegible] لوگون کا خیال ہے۔ قریشیون نے [illegible] مین اذان دی تو [illegible] ویران ہو گی کہ اس مین کوئی بھینس باندھی جا سکتی ہے نہ گائے پس یہ اذان دے کر ہمارے گھر کو بھی مسجد جیسے ویران بنا دینگے۔ پس وہ ڈرتے مارے بھینس دے آئے۔

مین نے دیکھا ہے کہ پیر خود ہی لوگون کو دھوکہ دیتے ہین کسی پر ناراض ہون اور اتفاق سے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو اپنی طرف منسوب کرتے ہین۔ مگر انبیاء ایسے نہین ہوتے وہ تو توحید کا جوش رکھتے ہین اس لئے ہر نیک بات اللہ کی طرف منسوب کرتے ہین اور بتاتے ہین کہ دکھ اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہین۔

یہ قل ہو من عند انفسکم کی تفسیر ہے۔ انہین بتایا ہے کہ مصیبت تمہاری نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو سزا ملتی ہے قرآن [illegible] سید و قریش کے گھر سے نکلا۔ اگر اب اس [illegible] [illegible] کا نکل ہی گیا) اور یہی لوگ اب قرآن سے جاہل ہو گئے یہان تک کہ ان کی نرالی کی وجہ یہی تھی کہ وہ قرآن شریف جانتے تھے

لوگون نے قرآن شریف سے دین و دنیا کے فائدے اُٹھائے ہین ۔ مگر پھر تو نیتون مین فتور آ گیا۔ ایک محلہ مین بہت سے حافظ رہتے تھے والد صاحب نے کہا۔ کہ بتاؤ ہو کہ یہ کیون اتنے حافظ ہین ۔ مین نے کہا فرمایئے۔ کہا یہ لوگ کابل کی طرف تجارت کرتے ہین اور وہان حفاظ قرآن کے لئے محصول تجارت معاف ہے پس یہ حافظ بن جاتے ہین۔ ایک اور حافظ قرآن شریف یاد کر رہے تھے۔ ہم نے پوچھا۔ آپ قرآن کیون یاد کرتے ہین کہا کہ قرآن شریف یاد کر کے کلکتہ جاؤن تو دو سو روپیہ لاؤن سندھ جاؤن تو ایک سو روپیہ ۔

یہ تو پڑھنے والون کا حال ہے اور جن کو پڑھنا چاہئے اور نہین پڑھتے ان کا حال سُنو ۔ کہ ایک بڑے آدمی سے مینے کہا آپ پڑھتے کیون نہین تو وہ بڑے جوش مین آ کر کہنے لگا کیون ہم کوئی بندر ہین ۔ سیکھتے تو بندر ہین ۔ شیر نہین سیکھتے ۔ مینے کہا کہ اگر آپ اجازت دین ۔ تو مین بھی ایک مثال پیش کرون ۔ باز تو سیکھتے ہین مگر کوّے نہین سیکھتے ۔ یہ سن کر خاموش ہو گیا۔

ایسا فرقہ بھی ہے جو اپنے کیا ۔ اور بد کام خدا سے منسوب کرتا ہے [illegible] مسئلے کے سمجھنے مین غلطی کہائی ہے۔

میری والدہ اعوان قوم سے تہی بڑی فہمیدہ عورت تہی وہ ہمیشہ ایک مثال دیا کرتی تہی جو آک کہا لے ہے انگا سے گلے گا۔ یعنے جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کے معنے بتایا کرتین کہ ہر نیک و بد عالم کا اندازہ خدا کی طرف سے ہو چکا ہے جیسا کرین ویسا نتیجہ پائین ۔ قدرہ تقدیرا ۔

التقی الجمعٰن ۔ احد کی جنگ مین ۔

یستبشرون ۔ وہ اس بشارت سے مسرور ہین کہ ہمارے خلف بادشاہ ہونگے اور پھران پر نہ یہ خوف رہیگا نہ ان پر کوئی حزن طاری ہوگا بلکہ مظفر و منصور ہونگے ۔

ان الناس قد جمعوا لکم ۔ سپہ سالار [illegible] نے اعلان کیا تہا کہ آئندہ سال ہم تم سے لڑائی کرین گے پھر انہون نے کچھ آدمی بھیجے تا دشمن کو ڈرائین ۔ مگر مسلمانون نے سن کر کچھ پرواہ نہ کی۔

بدر مین دشمن نہ آیا اور مسلمان تجارت کر کے مال حاصل کر کے لوٹے ۔

ذلکم الشیطن ۔ وہ خبر اُڑانے والا شیطان تہا ۔

یخوف اولیاءہ اس کا اثر اسی کے دوستون پر پڑتا ہے ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۰)

ہر مومن کے کچھ دشمن بھی ہوتے ہین ۔ مومن کا دل صاف ہوتا ہے اس کے دل مین کپٹ نہین ہوتی ۔ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دشمن مدینہ کی اطراف مین آپ کے دشمنون کو اُکساتے رہتے ۔ فرمایا کہ جلد بازی نہ کرین وہ لوگ ..... ہم ان کو عذاب عظیم دین گے ۔ تیرے منکر گمان نہ کرین کہ ان کو جو مہلت دیگئی ہے وہ ان کے لئے مفید ہے ۔ مہلت سے بعض لوگ بدی مین اور ترقی کرتے ہین ۔ یہان بھی بعض لوگ منافقانہ طرز اختیار کئے ہوئے ہین جس سے اذی کی سی باتین کرنے لگے ۔ ہم کو ایسے لوگون کی خبر ہو جاتی ہے ایسے منافق لوگ انجام کار ذلیل ہوا کرتے ہین ۔ .... یہ مال جس کا یہ بخل کرتے ہین .... اللہ تمہارے کامون کو جانتا ہے ۔ بعض لوگ بہت سے جن دون کی تحریکین سن کر یہ کہہ دیتے ہین کہ ان کا اگر خدا سے تعلق ہوتا تو یہ مانگتے ہی کیون ۔

سنکتب ۔ کے معنے محفوظ ہین ۔ ہندون مین ایک قربانی ہوتی تہی جسمین آدمی کو جلاتے تہے ۔ جانور کو جلاتے ہین ۔ اب اسکی بجائے گہی شکر چاول وغیرہ چیزین جلاتے ہین .... دنیا کا بڑا حصہ لوگون نے دہوکہ مین ضائع کیا ۔ خدا تعالیٰ تم کو فہم عطا کرے ۔ اور جھوٹ ۔ عجب تکبر سے بچائے محبتین پیدا کرے مسلمان بڑی فضولیان کرتے ہین اپنی طاقتون سے بڑھکر کام نہ کرو ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

فرشتون پر ایمان بہت ضروری ہے ایک فرشتہ کی تحریک کو انسان مانتا ہے تو پھر اور ملائکہ سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔

جب انسان ملائکہ کی اطاعت کے نیچے آتا ہے تو اس کا نشان یہ ہے ۔ کہ ان اکثرکم فاسقون ۔ کا نشان نزول بنتا ہے ۔

مینے تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ فسق اختیار کرتے ہین ان کی سمجھ مین پاک باتین آتی ہی نہین چنانچہ مردار خوار ۔ خنزیر خوار ۔ ما اھل بہ لغیر اللہ الیٰ آخر قومون کا یہی حال ہے ۔

مسلمان ۔ مردار ۔ سُور نہین کہاتے ۔ پھر بھی ان مین مجرم ہوتے ہین ۔ اسکی وجہ اکل الباطل ہے جس سے نیکی کی توفیق نہین ملتی ۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور دعا مین لگا رہے ۔ جیسا کہ اس رکوع مین الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا اور ربنا اننا سمعنا سے ظاہر ہے ۔

کفر عنا سیاٰتنا ۔ یہ جب ہوگا کہ گناہ گناہ کی حد تک نہ پہنچے ۔

انی لا اضیع عمل عامل ۔ یہ وہ عامل مراد نہین جو تعویذ دہاگہ کرتے ہین ۔

اصبروا وصابروا ۔ صبر کرو بہی اور سکھاؤ بہی ۔

یہان سورۂ آل عمران کے نوٹ ختم ہوئے ۔

(الحمد للہ)